نمبر ۱۳ | ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء مطابق ۳۰ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ یوم پنجشنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

پیسہ اخبار اور لاہور

اور

مسیح موعود (علیہ السلام) اور قادیان دارالامان

بہت سے دیسی اخباروں کے خلاف لاہور کے پیسہ اخبار نے ایک عرصہ سے التزام کر رکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے صادق مرسل مسیح موعود اور احمدی سلسلہ کی نسبت سخت تلخ دلی اور غیظ سے زہر اگلتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو اس امر میں اپنی قوم اور معاصرین میں کبھی مسلم اور مشار الیہ نہیں ہوا کہ وہ اعلاے کلمتہ اللہ۔ احقاق حق اور ابطال باطل کے جوش اور حمیت سے لبریز ہے اور شعایر اللہ کی بزرگداشت اپنے اعمال و اقوال سے کرنے والا اور انکی بیعزتی اور ہتک پر بے اختیار جامہ سے باہر ہو جانے والا ہے۔ بیچین کرنے والے بغض سے بھر کر ایک سرگشتہ کیطرح چودھوین صدی کے مجدد خدا کے مسیح اور مہدی کی عزت پر بڑھ بڑھ کر حملہ کرتا ہے۔ اس بے طرح کے جوش کے اسباب اور علل پر غور کرنے سے اور کوئی وجہ اور تحریک سمجھ مین نہین آتی بجز اس کے کہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

بد قسمت ناعاقبت اندیش پیسہ اخبار اگر ہمارے ساتھ اپنے مقدمہ فوجداری کو زمین تک محدود رکھتا تو ممکن تھا کہ اسکا منحوس وجود بے التفاتی اور اعراض کے تاریک گڑھے مین بے فایدہ کوڑے کرکٹ کی طرح پھینک دیا جاتا مگر شقاوت

ہوئے تو دیکھئے کہ کس قدر فکر سے حضرت
صاحب کوشش کرتے ہین کہ طاعون زدہ
علاقہ کا کوئی شخص یہان نہ آنے پائے- یہ
خدا تعالے کے غنائے ذاتی سے ڈرنا اور
اس کے بنائے ہوئے سلسلہ اسباب کی جو بڑا
پختہ علمی سلسلہ ہے رعایت رکھنا ہے - اور
یہی نشان ہے حضرت موعود کے خدا کی طرف
سے ہونے کا - کہ وہ ساری دنیا سے زیادہ
خدا سے ڈرتا ہے - حالانکہ اسکے ساتھ خدا
کے وعدے بھی ہین - ہر کہ نزدیک تراست
ترسان تراست - مگر لوگ باوجود اس کے
کہ رستخیز قیامت برپا ہے اور کتون کی طرح
مر رہے ہین ذرا بھی خدا سے نہین ڈرتے
کیا اس بیباکی اور جرأت کے سبب سے آپ ان
لوگونکو بڑی دلیر اور بڑی متوکل خدا کہینگے جو
خرمن مین آگ لگی ہوئی دیکھکر بھی رقص و سرود مین
مصروف ہین - اور خدا کے راستبازون کو
ڈرپوک اور کم دل اور خدا پر توکل نہ رکھنے
والے یقین کرینگے جبکہ وہ ذرا ذرا سے خوف
کیوقت مضطرب ہوتے اور حد سے زیادہ اظہار
خوف کرتے ہین - چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ بادل کو چڑھتا
دیکھکر آپ کا رنگ زرد ہو جاتا تھا اور فرماتے
تھے کہ ایک ہلاک شدہ قوم نے اسی طرح پہلے
بادل کو دیکھکر کہا تھا کہ لو دیکھو بادل آیا ہے
اور اب خوب برسے گا مگر وہ اُن کے ہلاکت
کا موجب ہوا -

ہمارے عظیم الشان صاحب عزم نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے علاوہ کل راستبازون کی زندگی
کے ایسے ہی نمونے موجود ہین اور اصل بات
یہ ہے کہ جس کی زندگی مین خدا سے ڈرنے
مین ایسے نمونے پائے نہ جائین وہ مرد
خدا اور مرسل خدا نہین - اسی خوف کا
نتیجہ ہے جو ہمارے کامل ہادی رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم استغفار سے رطب اللسان
رہتے تھے اور ایک لحظہ بھر بھی خدا کی حفاظت
اور عصمت طلب کرنے سے غافل نہین رہتے تھے
اور بیدل شجاع عرب جو ہمارے ہندیون
پنجابیون بلکہ تمام ممالک دنیا سے جری تر اور
صاحب عزم نبی خدا کے خوف اور ڈر کی کیفیتین
اپنے مولا کے وجود مین دیکھکر ایمان اور محبت مین
چھلانگین مار مار کر آگے نکلتے تھے آپکے مذاق
کے موافق ضروری تھا کہ وہ پہلے سوال کرتے
کہ حضور آپکے خدا کے اتنے زبردست
الفاظ مین پرزور اور صاف صاف وعدے
ہین اور پھر آپ اسباب کی یہ رعایت کرتے
اور ڈرتے ہین یہ تو صریح تناقض ہے
آپکے قول مین اور فعل مین - اور پھر اس
سوال کے بعد ایمان مین تزلزل ہو جاتے
مگر نہین وہ مغز حق اور حقیقت کو جانتے
تھے وہ خدا کی صفات اور اسماء کے مقتضیات
سے واقف تھے وہ ان آثار و علامات کو دیکھ
اور بھی زیادہ قریب اپنے محبوب و مرشد کے
ہو جاتے تھے اسیطرح خدا نے اپنی بزرگ
کتاب مین ہمکو بھی صحابہ کا مثیل اور ہمرنگ فرمایا
ہے پس ہم بھی کس قدر حق رکھتے ہین کہ ویسی
ہی علامتین اپنے محبوب موعود خدا کے
مسیح مین دیکھکر اس کی نسبت ایمان و محبت
مین فوق العادت ترقی کرین

لنگر کا اشتہار اور ادائے چندہ پر بیعت کو
منحصر رکھنا خدا تعالے کی سنتون اور راستبازون
کی چالون کے موافق ہے خدا تعالے کے
سلسلہ کو جسقدر اخراجات لگے ہوئے ہین
کتابون کا خرچ اور بیشمار اشتہارون کی اشاعت
کا خرچ اور لاتعداد مہمانون کا خرچ یہ آج کو
نہین مدت سے ہین خدا کے مامور کی مصروفیت
احقاق حق اور ابطال باطل کیطرف بالکل
ہونی چاہئے توجہ کی پراگندگی اور اسباب
کیطرف دھیان کرنا اس کی حالت کے منافی
ہے - اب یہ اخراجات تو ضروری ہین اور
ضروری ہے کہ کاروبار کے متکفل اور
مختلف ذمہ داریون کے متعہد لوگ حضرت
مامور سے بار بار خرچ مانگین اور وہ اس
وقت عظیم الشان مضمون کی تحریر مین یا توجہ
الی اللہ مین مصروف ہین - تو کیا یہ حرکت
اس کے دل مین تفرقہ اور پراگندگی کی
موجب نہ ہوگی - جبکہ سوال کیوقت اور ضروری
سوال کیوقت حاجت کے پورا کرنے سے
اس کا کیسہ خالی اور عہدہ برآ نہو سکے
یہ صورت چاہتی تھی کہ مدتون اس سے
پہلے لوگ از خود معین رقمین اپنے نفس پر
فرض کر لیتے - مگر خدا کی یہ عادت ہے
کہ وہ بتدریج ایسی موجبات سے اخیار
و اشرار مین تخصیص اور تمیز کیا کرتا ہے اور
ایسا ہی ہوتا رہا ہے حضرت رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے اخراجات پیش
آئے اور آپکے قلب مبارک پر ایسے بوجھ
پڑے تو خدا کی کتاب نے یہ ندا شروع
کی کہ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً
اور خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم
بھا اور بار بار یہ کہا گیا یجاھدون
فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم
مومن کا نشان یہی قرار دیا گیا کہ وہ مالون
کو خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین اور فرمایا
و مما رزقناھم ینفقون اور زکوٰۃ
کو نشان ایمان قرار دیا گیا اور خدا کے رسول کے
فصل صادق و مصدوق خلیفہ صدیق اکبر
علیہ السلام نے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے والون
سے اسیطرح جنگ کی جیسی اسلام کے موذی
اعدا سے کیجاتی تھی -

اُسوقت بھی بعض لوگون نے ان چندون
پر اعتراض کئے اور دوکانداری اور مال
جمع کرنیکے الزام لگائے اور کہا کہ خدا مفلس
ہو گیا ہے جو ہم سے چندے مانگتا ہے - اب
سوچو یہ دہائی جو قرض کے لئے خدا کی کتاب
مین ہے اور پھر سود در سود کے وعدہ پر
کیا اس مین اور ہمارے مسیح موعود کے لنگر
کے اشتہار مین کوئی اختلاف اور لڑائی
ہے -

خدا کے سلسلے اسیطرح چلا کرتے ہین مومن
ان آوازون پر خوش ہوتے ہین اور سمجھتے
ہین کہ اب انکی تطہیر اس چندہ کے سبب سے
ہوگی - وہ اپنے دلون مین ادا کرنے کے
لئے شرح صدر پاکر خدا کا شکر کرتے ہین
کہ وہ اس امتحان کیوقت مومن راسخ نکلتے
ہین - چنانچہ اس اشتہار لنگر کے اشاعت
کے بعد جسقدر خطوط میرے پاس آئے
ہین اُن سب مین لوگون نے بڑی خوشی اور خدا کا شکر کرکے اپنے اوپر چندہ ماہواری رقم مقرر کی ہے - ہر شہر اور گاؤن سے ہر روز متواتر خط آتے ہین اس رفتار سے مجھے یقین ہے کہ دو ماہ کے عرصے مین مطلوب غرض سے زیادہ کام بنجائیگا ۴

۴ خدا کا شکر ہے کہ ہماری جماعت اس ابتلا مین بھی وفادار مومن ثابت ہوئی ہے - عجیب بات ہے کہ ایکطرف ہزارون آدمی جو دیتے ہین - اور بہتیرے ہین بیس اور بعض .. پچاس پچاس تک اپنے اوپر فرض کرتے ہین اور اس دینے مین مرہون منت ہوئے جاتے اور پکار پکار کر کہتے ہین الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ اور ایکطرف آپکا دل ہے جو اسپر اعتراض کرتا ہے - خدا سے ڈرو اور استغفار بہت پڑھو اور سوچو اور کاوش کرو
کہ کیا اندھیری گناہ تو نہین جو قبول حق کے مقابل تاریکی پیدا کردیتا اور ایسی روشن باتون جیسے نظائر سے خدا کی کتاب بھری ہوئی ہو ماننے
نہین دیتا - خاکسار عبدالکریم از قادیان ۵ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

نظم

از عالی جناب منشی محمد نواب خانصاحب ثاقب احمدی
مالیر کوٹلوی

مبارک احمدی امت تجھے یہ بزم یکتائی
جنھون نے قادیان دارالامان مین ہو امان پائی
کوئی پورب سے آیا ہے کوئی پچھم سے آپہنچا
گئی دوری بہت ہو گئی نزدیک یکجائی
چمک اٹھا تیرے اقبال کا اختر مبارک ہو
کہ جن کے نور کو چشم مخالف دیکھ شرمائی
کھلے جاتے ہین دل بستان احمد کی طراوت سے
ہوا رنگ عدو پھیکا طبیعت اس کی مرجھائی
ہوئے ہین شیر و شکر اور بیاچون اپنی گہی مین ہین
اخوت اور صداقت کا مزا اسپر ہے بالائی
خدا کے ذکر سے دل اپنا اطمینان پاتے ہین
دلون مین آگئی قوت گئی سب ناتوانائی
بہت بیٹھے ہین یان دعوی رہائی نور دین کے پاس
بہت کو اپنے عیسے کی کرامت کھینچ کر لائی
نہ سمجھو نور دین کو تم الگ اپنے مسیحا سے
یہ وہ بیمار ہے جس نے مسیحا سے شفا پائی
زمین و آسمان سب منتظر تھے ابن مریم کے
کہ اتنے مین زمین پر آسمان سے یہ ندا آئی
کہ عیسی بنکے اترے حضرت میرزا غلام احمد
وہ احمد جسکو حق نے خلعت احمد ہی پہنائی
رہے الحمدللہ سب کے اب ورد زبان ہردم
کہ احمدؐ اور محمدؐ کی تمہین صورت نظر آئی
گروہ آخرین مین احمد والا نشان آیا
کہ سچے دین احمد کی حقیقت جس نے بتلائی
ہمارا مہدئ عادل مسیح ہادئ برحق
کہ جس نے انبیاء و اولیا کی راہ دکھلائی
علوم معرفت کا وہ بحر زخار دریا ہے
کہ غواصان حکمت نے نہ پائی جس کی گہرائی
ثریا سے وہ عالی جاہ لایا نور ایمان کو
کہ جس کے عزم ثابت کر تلے پربت بھی ہو رائی
کھڑا ہے سچے دعوی پر قدم اپنا جمائے وہ
ہے وہ ثابت قدم جسنے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی
عرب الکن عجم ابکم ہین اسکے سامنے لانک
ہے امیت مین وہ بخشی خدا نے اس کو گویائی
پڑھے لکھے جو ہین پتھر پڑے ہین انکی عقلونپر
کچھ ایسی دجل کی اور جہل کی آکر گھٹا چھائی
بلا جس سے وہ خوبی رخ ایمان ہو روگردان
جسے دیکھو سو اپنے حسن و خال و خط کا شیدائی
جوانون مین تو ہونا تھا خرام نازمستانہ
ہے بوڑھون مین جوانون سے سوا مستی و رعنائی
کہین لہو و لعب کے جمگھٹون کے بد نما منظر
پڑے پھرتے ہین مارے مارے ہر جانب تماشائی
مگر اس فتنہ و آشوب و ظلمت کے زمانہ مین
نہین ہے نور حق کی نام کو بھی دل مین جویائی
یہودی ہو چلے تھے دین حق کو چھوڑ کر کلا
ادھر شوخی مین حد سے بڑھ گئی تھی قوم عیسائی
جنہون نے آسمان پر ایک مردے کو چڑھایا ہے
انہین نیچا دکھائے گا یہ انکا دین آبائی
خدا کی عزت و غیرت نے پھر چاہا کہ دنیا مین
خدائے قادر قہار واحد کی ہو و ارائی
زمین و آسمان مین اس کی عظمت ابھرنتا ہو
مٹے عیسی پرستی اور مردے کی مسیحائی
صلیبین ٹوٹ کر اب سرنگون ہونے لگین آخر
قلم کی تیغ سے خنزیر بد مرتے ہین بن آئی
فہادینا و مہدینا ینادینا با علی الصوت
فاکرمتنی بالالہام و اخزے اللہ اعدائی
یہ زندے ہوتے گر دیکھ پاتے اپنی آنکھون سے
ندامت کے لحافون مین دبک جاتے مسیحائی
اب آخر مین اٹھائو ہاتھ از بہر دعا ثاقب
رہین احمد کے سایہ مین ہمیشہ احمدی بھائی

یسوع مسیح مرقومہ بشپ صاحب لاہور

پر

ریویو

نمبر ششم

سلسلے کے لئے دیکھو نمبر ۱۲ جلد ۶

اب ہم امر ثانی کے متعلق کسیقدر بحث کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ کیا یہ سچ ہے کہ یسوع مسیح خود وہ دین تھا جس کی اس نے تعلیم دی؟

اس سوال کا جواب ہمین بالکل نفی مین دینا پڑتا ہے جب ہم انجیل اور ان کتابون پر نظر کرتے ہین جو یسوع کی سوانح کے نام سے لکھی گئی ہین اس سوال کا مفہوم اور مقصود تو یہ ہے کہ یسوع مسیح اپنی تعلیم پر خود بھی پورا کاربند تھا یا نہین؟ یا دوسرے الفاظ مین یہ کہو کہ اس کا نمونہ قابل تقلید ہے یا نہین؟

ہر ایک انسان قطع نظر اس کے کہ وہ نبی ہو یا غیر نبی دو ہی طرح کامل طور پر شناخت کیا جاتا ہے اپنے قول اور فعل سے۔ قول اور فعل سے شناخت کے دو پہلو ہین اول یہ کہ جو کچھ وہ کہتا ہے بجائے خود وہ باتین انسانی تہذیب اخلاق کے لئے اعلی درجے کی ہین یا نہیں دوسرے وہ خود بھی جو کچھ کہتا ہے اسپر عمل کرتا ہے یا نہین؟

لیکن ہمین افسوس اور سخت افسوس ہوتا ہے جب عیسائیون کے خود تراشیدہ یسوع مسیح کے حالات و اقوال پر نظر کرتے ہین کہ نہ تو اس کی تعلیم ہی اعلیٰ درجے کی ہے اور نہ وہ خود ہی اسپر عمل کرنیوالا ہے۔ گویا ہاتھی کے کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور ہم یسوع مسیح کی تعلیم پر مختصراً جیسا کہ اس ریویو کا منشا ہے بحث کر آئے ہین اور دکھا چکے ہین کہ وہ تعلیم یہودیون کی مسلسل تین ہزار برس کی تعلیم کے صریح متضاد اور مخالف ہے جو ان کی کتابون مین نبیون کی معرفت ان کو دی گئی تھی اور ہم نے یہ بھی دکھایا ہے کہ انجیل صرف ایک ہی قوت کی تربیت اور نشو و نما پر زور دیکر انسان کی باقی قوتون کی بے حرمتی کرتی ہے اور ان کے تکفل سے عاری ہے اور اسطرح پر گویا خدا تعالےٰ کے فعل کو لغو قرار دیتی ہے جب وہ انکے لئے کوئی قانون ہی پیش نہین کرتی۔ پھر ہم اس امر پر بھی بحث کر آئے ہین کہ انجیلی تعلیم صرف انسانی تہذیب اور اصلاح نفس کے متعلق ہی ادھوری اور ناکمل نہین بلکہ انجیل نے خدا تعالےٰ کی نسبت جو کچھ تعلیم دی ہے وہ اور بھی دانشمند انسان کو مجبور کرتی ہے

کہ وہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے کیونکہ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ توحید نجات کے لئے کافی نہین ہے بلکہ تثلیث کا ماننا اور لعنتی قربانی پر ایمان لانا ضروری ہے وغیرہ وغیرہ

غرض اسپر ہمکو اب زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہان یہان صرف اس امر پر غور کرنا باقی ہے کہ کیا جو کچھ یسوع نے کہا خود اسپر عمل کیا اور دوسرے یہ کہ کیا یسوع نے خود اپنی پر عیب زندگی کا اعتراف کیا؟

جب ہم انجیل کا مطالعہ کرتے ہین تو یہ دیکھکر ہمین تعجب ہوتا ہے کہ یسوع ایک سائل کے جواب مین صاف اقرار کرتا ہے کہ مجھے نیک نکہو۔ ہم تہذیب اور اخلاق کے خلاف کرینگے اگر یسوع کو اس جملہ کے کہنے مین جھوٹا یا ریاکار قرار دین کہ دراصل اسکا منشا کچھ اور تہا کیونکہ اس نے صرف نیک استاد کہا تہا۔

اور اس سے پہلے جب مختلف وقتون میں بد وضع عورتون نے اسکے پاؤن پر عطر ملا یا اسکو بوسے دیئے تو یسوع نے فوراً اسپر اعتراض کرنیوالون کا تادیل سے گھر پورا کر دیا۔ پس یسوع اپنے اقرار کے موافق نیک ہونیسے صریح انکار کرتا ہے اور اپنے فعل سے شہادت دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے اس سائل کے جواب مین کہا وہ کسی صورت مین ریاکاری اور جھوٹ نہتا یہ خوش اعتقاد متبعین کی مہربانی ہوگی جو اپنے اوستاد اور مرشد کو اس قول مین جھوٹا قرار دین جبکہ وہ کہتے ہین کہ دراصل یسوع کا یہ منشا نتہا

چنانچہ یسوع نے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے اسی طریق اور نہج پر بپتسمہ لیا جسطرح دوسرے گنہگار لیتے تھے انجیل مین صاف لکہا ہے کہ اس کے پاس لوگ آکر اپنے گناہون کا اقرار کرتے تھے۔ اور یسوع نے ناصرت سے آکر یہی بپتسمہ یوحنا سے لیا۔ اور اپنے گناہون کا اقرار اُسے اسیطرح کرنا پڑا۔ ورنہ یہ اصطباغ فعل لغو ٹھہرتا ہے جو یسوع کی خدائی شان سے بڑا بعید ہونا چاہیئے جیساکہ ایک عام شریف آدمی بھی لغویات سے پرہیز کرنا ضروری سمجھتا ہے

پھر جسقدر واقعات یسوع کے انجیل مین لکہے ہین اپر غائر نظر کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہین کہ شراب پینے کا انہین خاص شوق تہا۔ اور اس امر مین اپنے پیرو مرشد حضرت یوحنا کے بھی خلاف کیا کیونکہ یوحنا شراب نہ پیتے تھے اور شراب بالاتفاق ام الجرائم وام الخبائث ہے اور ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض دفعہ بد وضع عورتون کے ہان بھی آتے جاتے تھے۔ انجیل یہ بھی بتاتی ہے کہ باوصفیکہ وہ کہتے تھے کہ مین تورات کو پورا کرنے آیا ہون لیکن ساتھ ہی توریت کی تعلیم کو بالکل بدل دالا بلکہ منسوخ کر دیا۔ پھر شیطان کے ہمراہ چالیس روز تک رہنا ایک سلیم الفطرۃ انسان کو اور بھی دھوکہ مین ڈالتا ہے ایسا ہی یہود کے بزرگ فقیہون اور فریسیون کے مقابلہ مین آتش زبانی سے کام لینا ایسی صورت مین کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دیتے تھے حیرت انگیز معاملہ ہے اور اسیطرح اپنی مان کے ساتھ بے التفاتی سے پیش آنا اور ایسی الفاظ سے اس کو مخاطب کرنا جو ایک شریف اور سعادتمند بیٹے کی شان کے صریح خلاف اور متضاد ہے یسوع کو ملزم قرار دیتا ہے۔ اور پھر صلیب کی لعنت ان تمام امور کو اور بھی قوی کر دیتی ہے۔ غرض جہان تک انجیل پر تدبر سے نظر کیجاوے۔ اسیقدر امور یسوع کے نمونہ ہونے کے خلاف نظر آتے ہین کہ ان پر اگر تفصیلی بحث کیجاوے تو ایک انجیل تفسیر طیار ہوجاوے۔ اس ریویو مین ہم کو صرف اجمالی نظر کرنا مقصود ہے اس لئے اسیقدر بس ہے اس مضمون پر ہمارے سید و مولا امام نے (خدا کی برکات اور نصرتین اسپر ہون) ریویو آف ریلجنز نام ماہواری رسالہ مین عصمت انبیاء کے مضمون پر بحث کرتے ہوئے فیصلہ کن مضمون لکہا ہے جو غالباً مئی یا جون مین شائع ہوگا ✤

امر سوم کے متعلق ہمکو زیادہ بحث کی ضرورت باقی نہین رہی۔ کیونکہ اس امر دوم ہی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یسوع کے یہ افعال اس کو خدائی کا درجہ تو در کنار کوئی عظیم الشان انسان ہونے کا مرتبہ بھی نہین دیتے

(باقی ساتوین نمبر مین)

قرآن کریم کی ابتدا

سلسلے کے لئے دیکھو نمبر ۱۲ جلد ۶

میرے دوستو! دنیا کی اندھیری گھڑیون مین (جو نامرادی اور ناکامی کی تاریکی سے پیدا ہوتی ہین) قرآن کریم کو پڑھ کر نور بنانیوالا کبھی بھی اس تلخی اور ناکامی سے گھبرا نہین سکتا جو الحمد للہ کہنے مین ریاکار نہین ہے اس کو اپنا سچا وظیفہ بنانیوالا کبھی مخذول نہین ہوسکتا اور دنیا کی ناکامی اس پر فتح حاصل نہین کرسکتی۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی دنیوی مصائب اور مشکلات کا ہدف ہوسکتا ہے؟ گیارہ بچون کا مرنا۔ اور پیارے چچا امیر حمزہ کے ناک کان کاٹے گئے اور قسم قسم کی تکالیف اس فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئین مگر تم دیکھو کہ ہر گھڑی اس کے منہ سے بجز الحمد للہ کے اور کچھ نہین نکلا اور یہ الحمد للہ بھی روح اور راستی سے نہ لاف وگزاف کے طور پر مین دعوی سے کہتا ہون کہ دنیا ایسے عظیم الشان عارف کی نظیر سے بالکل خالی ہے جب قاری اور حفاظ ذبح کئے گئے اس وقت بھی الحمد للہ کہا۔ جب مکہ سے نکالے گئے اسوقت بھی الحمد للہ کہا پھر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہلاکر مصائب اور مشکلات مین کیون کر گھبرا سکتے ہو؟ جبکہ آپکا اسوۂ حسنہ ایسے رنگ مین موجود ہے۔

میرے دوستو! مین سچے دل سے کہتا ہون اور اس نازک مقام پر کھڑے ہوکر کہتا ہون کہ یہ تعلیم ایک یاقوتی ہے

جو مومن کے دل کو اطمینان اور سکینت سے ایسا قوی بنا دیتی ہے کہ کوئی تکلیف اور ناکامی اس کے ایمان میں ذرا بھی تزلزل نہیں ڈال سکتی ۔

مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو تعلیم الحمد للہ مین دی گئی ہے اس کی نظیر کسی دوسری کتاب مین ہرگز ہرگز نہ ملیگی ۔ دنیا کی ساری کتابین اس سے عاری اور تہیدست ہین اگر خطبہ اجازت دیتا تو مین مختلف کتابون کی ابتدا تمہین سناتا مگر تم خود ان کتابون کو لیکر پڑھو اور مقابلہ کرو کہ وہ کس تعلیم اور جملے سے شروع ہوتی ہین اور قرآن کریم کی ابتدا تو مین تمہین بتا چکا ہون پھر تمہین خود بخود معلوم ہو جاویگا کہ قرآن کریم کیسی کتاب ہے پھر ایک اور بات میرے دل مین آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ الحمد للہ تم سمجھ سکتے ہو تمام کامیابیون کی انتہا اور تمام مقاصد اور مطالب کے نتائج کا آخری نظارہ ہے ۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ دل کیسا یقین اور معرفت کے نور سے لبریز تھا اور وہ آنکھ کیسی دوربین تھی جس نے ان تمام کامیابیون کو مصائب اور مشکلات کی گھڑیون مین معائنہ کر لیا اور جوش مسرت سے الحمد للہ کہنے پر دیکھنے والے کو مجبور کر دیا ۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے اس سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمانی قوت اور عرفانی طاقت اور نظر کا پتہ لگتا ہے کہ آپ کو اپنی کامیابیون اور خدا تعالےٰ کے وعدون پر اور اپنے انجام پر شرح صدر کے ساتھ ایمان تھا کہ وہ واقعات جو ایک زمانہ دراز کے بعد آنے والے تھے وہ پہلے ہی آپ نے دیکھ لئے پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ الحمد للہ کہنے والا کس قسم کا آدمی ہونا چاہئے اگر کوئی شخص تمام بدصفات کا جامع ہو کر کسی ممدوح کی تعریف کرے تو یقیناً سننے والے اس ممدوح سے بیزار ہو جاوینگے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ابن مریم کو خدا کا بیٹا بنایا گیا اور ظلم و زور کی راہ سے اس کو باوجودیکہ وہ خون حیض کھا کر پلا تھا خدائے ذوالجلال کے عرش پر بٹھایا گیا اور پھر اس کو ملعون قرار دیکر ہاویہ مین رکھا ۔ اب ایک قوم نے تو یہ تمجید اور تحمید رب العرش کی کی ۔

ایک اور قوم اٹھی اس نے خدائی صفات کو بتون اور پتھرون کے حوالے کیا اور قابل شرم مقامات کی عبادت اور پرستش شروع کر دی اور قدوس وسبوح خدا کو ذلیل مظاہر مین حلول کرنیوالا ٹھیرایا یہانتک کہ خنزیر اور مگرمچھ کے قالب مین آنیوالا مانا ۔

ایک اور قوم نے جو ایران مین رہتی تھی اہرمن کو قادر مطلق خدا ٹھیرایا غرض اس قسم کی ناپاکی اور گندگی کے پھیل جانے پر محمد صلعم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہا کہ

الحمد للہ

اب الحمد للہ کہنے والا چاہتا تھا کہ خدا ہی کی حمد ہو اور ان تمام صفات کو جو اللہ تعالےٰ کے لئے مختص ہین اور نااہلون اور مشرکون نے اپنی جہالت کے باعث وہ کمزور اور ناتوان مخلوق کو دی رکھی ہین پھر انسے چھین کر خدا تعالےٰ کے جلال کو ظاہر کرے ۔

اس کی اصل غرض یہی تھی کہ اللہ تعالےٰ ہی کی حمد ہو

اب کسقدر ضروری تھا کہ جس کی غرض و غایت اور اصل مقصود یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ ہی کی حمد ہو وہ احمد و محمود ہو

غور کرو کہ جو خدا کی حمد کرنا چاہتا ہے جب تک وہ خود احمد اور محمود نہوے پہلے خود تعریف کیا گیا نہوے تو لوگون کو رشک کیونکر آئے ۔ یہ میران بخش پاگل اگر کسی کی تعریف کرے تو بتاؤ تم اس مین کسقدر دلچسپی لے سکتے ہو پاگل کی بڑ کہکر اس کو ٹالدو گے ۔ تو اس سے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسقدر عظمت اور شوکت معلوم ہوتی ہے ایسی پرظلمت زمانہ مین جبکہ مردہ پرست نصرانیت اور بت پرستی ایکطرف تھی ۔ ایک شخص بولا کہ ساری حمد خدا ہی کے لئے ہے جو ساری صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقایص سے منزہ ہے اور اسی کی طرف بلاتا ہون پھر وہ کیونکر محمد صلعم و احمد نہوتا یہی وجہ تھی کہ خدا تعالےٰ نے آپکا نام محمد صلعم رکھا ۔ اور اسی تحریک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ وحی ہوئی

وَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا

(باقی آئندہ)

صلیب ٹوٹی کہ ٹوٹی

وزیرآباد مین عیسائیون کا مذہبی سلانہ جلسہ دو ہفتے تک رہا نوجوان (کالی چپی) عیسائی اور چند یورپین پادر وغیرہ بھی تھے پہلے پہل تو عیسائی نوجوان بازارون مین ڈھولکیان بجاتے اور مذہبی گیت گاتے گاتے منادی اور مناظرہ بھی شروع کر دیتے تھے پھر جب ہم لوگون نے دیکھا کہ یہ لوگ سیدھے سادے مسلمانون کو دبانے اور شوخیان کرنے لگے ہین تو پھر رہا نہ گیا اور وہ لوگ ہمارے ایک ہی مقابلہ مین بمصداق ”جاء الحق وزھق الباطل“ ایسے بھاگے کہ پھر آخیر جلسے تک منادی اور مناظرہ تو کجا گانا بجانا بھی بھول گئے بلکہ سمجھ دارون کو ہماری ایسی محبت ہو گئی کہ وہ دن دن بھر ہماری صحبت مین رہتے اور اسلام کی صداقت کو دل لگا کر سنتے الحکم کے کئے پرچے معہ رسالہ دعوت الحق بھی (جو مین نے بھائی شیخ محمد جان صاحب سے لیا تھا) مجھ سے لے گئے جس کا مجھے افسوس بھی ہے اور خوشی بھی افسوس اس لئے کہ وہ نادر اور پر از رموز مضامین پھر مجھے ہاتھ نہ آئینگے اور خوشی اس لئے کہ چند نوجوان عیسائیون مین تبلیغ تو ہو گئی سوائے چند اعتراضات کفارہ اور اور تثلیث کے میرے ایک اعتراض (اناجیل اختلاف) پر (جو ذیل مین درج ہے) بہتون کے کان کھڑے ہو گئے :۔

(ایسے گواہون کی شہادت پر مجرم ہرگز مصلوب نہیں ہو سکتا)

متی باب ۲۸ سبت کے بعد جب ہفتے کے پہلے دن پو پھٹنے لگی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئین اور دیکھو بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اتر کے آیا اور اس پتھر کو قبر کو ڈھلکا کے اسپر بیٹھ گیا الخ اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے ۔۔

مرقس باب ۱۶ جب سبت کا دن گذر گیا مریم مگدلینی اور یعقوب کی مان مریم اور

سلومے نے خوشبودار چیزین مول لین تاکہ ان کو اسپر ملین اور ہفتے کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے پر قبر پر آئین الخ جب اُنہون نے نگاہ کی تو اس پتھر کو ڈھلکایا ہوا دیکھا اور قبر مین جاکر انہون نے ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے ہوئے دیکھا

لوقا اور وہ (جلیلی عورتین) اتوار کے دن بڑے تڑکے ان خوشبویون کو جو تیار کی تہین لیکے قبر پر آئین اور ان کے ساتھ کئی اور بہی تہین اور اُنہون نے پتھر کو قبر پر سے ڈھلکایا ہوا پایا اور اندر جاکے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی اور ایسا ہوا کہ جب وہ اس بات سے حیران تہین دیکہو دو شخص چمکتی پوشاک پہنے ان کے پاس کھڑے تہے +

یوحنا ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے ایسا ہوا کہ ہنوز اندھیرا تہا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر پر سے ڈھلکا ہوا دیکھا تب وہ شمعون پطرس اور دوسرے شاگرد پاس جسے یسوع پیار کرتا تہا دوڑی آئی +

دیکھئے متی تو دو عورتین اور مرقس تین لوقا بے تعداد اور یوحنا صرف ایک عورت کا قبر پر جانا بیان کرتا ہے۔ متی۔ عورتون کے روبرو ایک فرشتہ آسمان سے اُترا اور پتھر کو قبر سے ڈھلکا کر اسپر بیٹھ گیا مرقس۔ تین عورتون نے پہلے ہی سے پتھر کو ڈھلکا ہوا اور ایک فرشتہ قبر مین دیکھا لوقا مین پتھر پہلے ہی سے ڈھلکا ہوا اور دو فرشتے قبر مین۔ یوحنا صرف ایک عورت اور پتھر ڈھلکا ہوا اور فرشتہ ندارد بیان کیا ہے۔ متی کے سوا کسی نے پہرہ دارون کا ذکر نہین کیا۔ مرقس کے سوا سب نے اندھیرا لکھا ہے یوحنا کے سوا کسی اور نے پطرس اور دوسرے شاگرد کا دن نکلنے سے پہلے قبر پر جانا بیان نہین کیا متی کے سوا کسی نے بھونچال کا ذکر نہین کیا یہو یونگی شنہا ۔ ت اور پہرہ والون کا بیان کراکہ اس کے شاگرد قبر مین سے نکال کر لیگئے۔ یہ سب باتین اگر ملا کر پڑھی جاوین اور پھر یسوع مسیح کا چالیس دن تک حواریون کے ساتھ زندہ رہنا اور زخم دکھانا اور کھانا پینا پند و نصائح کرنا مانا جاوے تو کیا پھر بھی کفارہ اور مصلوبیت کے طرفداری ہمارے حق مین نہین ہو سکتی۔ اور کیا پھر بھی یہ موجودہ اناجیل: الہامی اور روح القدس کی مدد سے لکھی ہوئی ماننے کے قابل ہو سکتی ہین۔ شرم! شرم!! شرم!

(نامہ نگار از وزیرآباد)

حکیم الامت کے خطوط

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

دنیا مین مرزاجی ایک طوبیٰ کا درخت ہے اور بحمد اللہ یہ خاکسار نوردین اسکی ایک شاخ۔ اور میرا پیارا بھی بحمد اللہ اس شاخ مین پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ابھی وہ زمین پر گرا نہین اور خدا کرے کہ نگرے۔ میرزاجی کا کام کیا ہے صرف قرآن کریم سنانا۔ اگر اس کے قرآن سے کسیکا دل صاف نہو تو وہ پھر قرآن ہی سنائیگا یہان تک کہ وہ قرآن کا اثر پاجاوے میرے پیارے۔ تو یاد کر اپنے لڑکپن اور بچپن کو کیا تیرا سچا۔ اور مخلص دوست بد عقیدہ۔ بد چلن۔ نافہم۔ یا کمزور ہے کیا تو نے کوئی بدنمونہ اس مین پایا کہ تو اس سے الگ رہنا چاہتا ہے۔ یاد رکھ تیری دعائین تیرے حق مین تیری خاندان کے حق مین تیری ہنو نین کیسی موثر تہین۔ مجہہ پر بڑا ہی سخت افسوس گزرا ہے کہ تجھے میرزاجی کے متعلق ابتک توہمات ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے اپنے دوست۔ اور دلی دوست نورالدین کو بھی نہین پہچانا۔ کیا تیرے لئے یہ کافی نہتا کہ نورالدین میرزاجی کا مرید ہے اور بس

اصل یہ ہے کہ تو دنیا پرست ہے اور اپنی نافہمی کا گرفتار۔ خبردار ہوجا اور یہان چلا آ۔ کہان تیری عقل اور مرزاجی پر توہمات تو یہ کرے اور بوا پسی ڈاک قادیان پہونچ جا۔ والا مین تو افسوس کرونگا۔ مگر تجھ افسوس کے ساتھ ملامت اُٹھانی ہوگی +

(نورالدین)

دوسرا خط

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

تم مجھے بے ریب عزیز تھے اور ہو مین نے تم سے محبت کی اور بہت کی مین نے تمہارے لئے دعائین کین اور اکثر قبول ہوئین الحمد للہ۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یقین ہے کہ قیامت مین بھی انکی قبولیت ظاہر ہوگی

میری محبت ایسے وقت سے شروع ہوئی جب مجھ مین شعور و تمیز کا مادہ نہتا اور وہ میری علم و شعور کے ساتھ ساتھ بڑہتی رہی میرا تمہارا بچپن تہا مگر اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور اس کی خاص رحمت تھی اور تعجب انگیز کرم تہا کہ میرے اور تمہارے درمیان باین جوش محبت اور شدت پیار کے بچپن سے کوئی ایسی حرکت واقع نہ ہوئی جسکو تم یا مین یا ہمارے پرانے دوست حقارت کی نگاہ سے دیکھین۔ تم خوب یاد کرو۔ کوئی لفظ کوئی حرکت۔ کوئی ناشائستہ ارادہ۔ اور نالائق خواہش میری تمپر کبھی بھی ظاہر ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتین ہین جو ابتداء سے میرے شامل حال ہین مین ذکر کرونگا۔ کیونکہ یہ نعمت کا بیان ہے۔ مین نے جب دعا کی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے۔ اور تعجب آتا ہے کہ کس طرح اللہ کریم میرے ساتھ تھا کہ مجھکو ہمیشہ محفوظ رکھا بچپن مین انسان کیا نہین گذرتا۔ پھر مین نے ہمیشہ ترقی کی یہان تک کہ حضرت امام صادق کی بیعت نصیب ہوئی اور تم میرے ساتھ مرید ہوئے اب مجھے امید ہوگئی کہ ابدین جو میرا پیارا دوست ہے۔ میرا بھائی ہوگیا اب انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کریگا لاکن تم نے ٹھوکر کھائی اور قادیان کا آنا تو ترک کر دیا تہا۔ مگر جو چندہ بغرض خدمت وعدہ کیا تھا اس سے بھی نکل گیا۔ افسوس۔ افسوس۔ افسوس۔ کیا تمپر یہ فضل کچھ کم تہا کہ میرا کوئی دنیوی احسان تمپر نہین ہوا۔ مین نے اب تک تم سے ایک

کوڑی کا سلوک کیا ۔ باوجودیکہ مجھ مین دولت کے لحاظ سے بڑی وسعت تھی تم اس بھید کو نہین سمجھے اسمین بھی حکمت تھی ۔ اور ہے اگر سوچو والا ہم بتا دینگے ۔

بہرحال جس خرچ کا تم کو ڈر تھا شاید اتنا خرچ ان مشکلات مین ہو جاوے ۔ اللہ رحم کرے ۔ الحمد للہ مین راستباز ہون ۔ اور میرا امام بے ریب بالکل راستباز ہے ۔ ہم دنیا پرست نہین ۔ دنیا کے طالب نہین ۔ دنیا کے لئے ہم کوشش نہین کرتے ۔ راستبازی پھیلانے کی کوشش کرتے ہین ۔ اسواسطے کامیاب ہین اور رہینگے آہ کوئی سمجھے اور تم سمجھو ۔

اب میری صلاح یہ ہے کہ تم سچی توبہ کر لو ۔ کہانے پینے ۔ لباس ۔ خوراک ۔ گھر کے اسباب مین ۔ ایسی تدبیر کرو جسمین مال حرام کا کوئی حصہ نہ ہے اور استغفار و دعا اپنا شعار بنا لو ۔ اور متواتر بحضور حضرت امام خطوط لکھو مگر براہ راست ہون ۔ میرے ذریعہ سے نہون ۔

مین دعا کرونگا ۔ مگر تم نے مجھے بہت ناراض کر دیا ہوا ہے مین نے ایک خط مین صاف لکھ دیا تھا مرتے ہوئی کہ تم ضرور یہان آجاؤ مگر کون سنتا ہے اللہ تعالے تم پر فضل کریگا اور تمہاری مدد کریگا اور میری سنیگا جب مین کرونگا ۔ غور کرو ۔ ہمارا کنبہ کسطرح محض اللہ تعالے کے فضل سے پلتا ہے کیا ہم کسی سے روپیہ لیتے ہین ۔ نہیں ۔ مرزا جی کے مریدون مین منشی الہ داد وہان موجود ہے اور حکیم فضلدین بھیرہ مین کسی سے پوچھو ۔ کیا مین یہان مرزا جی کے مریدون سے کچھ لیتا ہون ۔ نہین نہین نہین اور ہرگز نہین ۔ کیا محمد یوسف تمہاری طرح خوبصورت ہے ۔ اس کی مان محمد یوسف کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن سات بار ۔ ای اللہ اس کو قرآن سکھا اور دین کا سمجھدار بنا ۔

منشی الہداد کو السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ پہونچا دینا ۔

نورالدین از قادیان ۱۳ مارچ سنہ ۰۲ء

بیعت

عمردین دیب گران ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ ڈاکخانہ گڑہی حبیب اللہ
امیر 〃
نقیر 〃
رحمت نور بنت شرف الدین موضع دیب گران
زوجہ غلام محمد 〃
مسماۃ کرم نور بنت غلام محمد 〃
مسماۃ نسو بنت مطیع علی 〃
مسماۃ بانو بنت غلام اعوان 〃
مسماۃ فضل نور بنت حبیب اعوان 〃
مسماۃ قاسم نور بنت عبداللہ اعوان 〃
مسماۃ کرم نور بنت احمد نور 〃
مسماۃ خانی بنت صوفی اعوان 〃
مسماۃ وہاب نور بنت حبیب اعوان 〃
مسماۃ رحمت بی بی بنت مطیع علی 〃
فتح محمد سجی کوٹ ہزارہ ایبٹ آباد
فضل 〃 〃 〃 〃
امیر محمد 〃 〃 〃 〃
مسماۃ وہاب جی بنت نیاز محمد 〃 〃 〃
سید محمد 〃 〃 〃
محمد ولد خیر محمد 〃 〃 〃
محمد ولد فضل 〃 〃 〃
حبیب نور بنت فقیر محمد 〃 〃 〃
مسماۃ گامی زوجہ فتح محمد 〃 〃 〃
مسماۃ خانجا 〃 〃 〃
حکیم امام الدین صاحب کہیو سیالکوٹ پسرور
شیخ محمد جعفر صاحب 〃 〃 〃 〃
چودہری مہرداد صاحب 〃 〃 〃 〃
چودھری نبی بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
میان عمرالدین نجار 〃 〃 〃 〃
میان الہ دتا صاحب نجار 〃 〃 〃 〃
میان ارڑا حجام 〃 〃 〃 〃
میان خدابخش گزر بردار 〃 〃 〃 〃
اہلیہ منشی الہ دتا صاحب سیالکوٹ محلہ نوال
عبدالمجید خان 〃 〃 〃
عبدالحمید خان 〃 〃 〃
مستری عزیزالدین ملازم محکمہ پبلک ورکس اوجھم پور سڑک جدید مقام شیرہ ڈاکخانہ دنسال
شیخ ناصر بعہ سارجنٹ پولیس لدیانہ
جناب سید فرزند علی شاہ صاحب سجادہ نشین غوث پور
نعمت اللہ کوٹلہ مالیر
عبداللہ صاحب خانپوری 〃
سنتا نو مسلم سوہن مزرعہ ضلع انبالہ
ملک الہ دتا بستی رائین ملتان
زوجہ غلام حسین صاحب صدیقی سیالکوٹ
زوجہ مستری نورالدین 〃
نبی بخش صاحب نجار
جلال الدین لاہکی لاہور
عمرالدین سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب
خان بخش معمار پٹیالہ
قاسم علی کرنال قلندر دروازہ
سید ولایت شاہ صاحب میران پنڈی سیالکوٹ
حسین شاہ صاحب 〃 〃
چودھری محمد علی صاحب گجرات
صاحب محمد دین صاحب جمون جوگی دروازہ متصل مسجد عبدالغنی خانصاحب
علی محمد خانصاحب بٹالہ گورداسپور بہرامپور
مصاحب صاحب چک لوہٹ لدیانہ
عبدالرحمن صاحب 〃 〃
عیسیٰ صاحب 〃 〃
مولا بخش صاحب 〃 〃
بدرالدین صاحب 〃 〃
خان محمد صاحب 〃 〃
عبدالرحمن صاحب 〃 〃
علیا صاحب 〃 〃
غلام نبی صاحب 〃 〃
الہی بخش ولد صوبہ 〃 〃
نور محمد و کریم بخش 〃 〃
الہی بخش ولد محمد 〃 〃
نور محمد ولد الہی بخش 〃 〃
اسمعیل صاحب 〃 〃
عبدالصمد صاحب 〃 〃
سلیمان صاحب 〃 〃
عبداللہ صاحب 〃 〃
بوٹا صاحب 〃 〃
گامون صاحب 〃 〃
نور محمد صاحب 〃 〃
ابراہیم صاحب 〃 〃
لکھا ولد نقرو 〃 〃
لکھا ولد محرم 〃 〃
علی احمد 〃

سیے! طاعون

طاعون

یہ برباد کنندہ بنی آدم بعمانعت ہند مین پھیلا ہے ابتک تجربہ سے یہی بات معلوم ہوئی ہے کہ قبل از ظہور بطور علاج حفظ ماتقدم کچھ چارہ کیا جاوے تو مرض پھیلنے نہین پاتا چنانچہ اکسیر شفا کی بابت ہند کے اکثر حصّہ مین جہان یہ ظاہر ہوا تصدیق ہوگئی ہے کہ یہ طاعونکو روکتی ہے مبتلا شدہ مریض کو بچاتی ہے علیحدہ کتاب آدھ آنے کا ٹکٹ بھیجنے سے مفت ملسکتی ہے۔ قیمت فی شیشی عمر درجن شیشی ؎ ہ ؎ عہ

دیدۂ عبرت کشا قہر قہاری بہ بین

جناب محمد یوسف صاحب گلی بمبئی از ترجمہ چٹھی آپ کے عرق طاعون نے جادو کا کام کیا ہے اور بہت سی جانین بچائین اکثر احباب اس کی تعریف کرتے ہین۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب از بورنگ پیٹھ آپکی دوا مین خدا کے فضل و کرم سے بیشک فائدہ ہے مین نے ایک بیمار کی حالت دورہ اور درمان مین یہ دوا دی دو شیشی سے فائدہ ہوا میرے پاس اور دوا نہیں ایکدرجن بوتل عرق طاعون ارسال فرمادین جو مفید او رزود اثر دوا ہے۔

جناب محمد حیات بادشاہ چندہ پیٹ اسکا میری ہمشیرہ بیماری طاعون سے صحت یاب ہے، صرف پاؤن پر ورم باقی ہے اسکا کوئی علاج ارسال کرین۔

جناب ابراہیم بوٹرزنگ پیٹھ ۲۵ عدد شیشی عرق طاعون ارسال کرین آپ کی دوائی سے بہت فائدہ ہوا

جناب عبدالحمید معرفت عبدالقیوم صاحب ہیڈ اکونٹنٹ آف دی سیٹی میونسپلٹی بنگلور سیری گرون پر ایک بار گر نمودار ہے اس کیواسطے دوا ارسال فرمادین

سرکار جلالت آثار نواب آقا محمد خانصاحب بہادر کاظمین علاقہ ہند بدست سید علی منشی نیو ایجنٹ آپکی ایجادہ دوائی طاعون مفید ہے

جناب محی الدین خانصاحب احمد سیٹھ جنرل بہادر میسور آپ کی دوا طاعون اکسیر شفا مجرب ہے، چند شیشیان ارسال فرمادین

جناب حکیم محمد یوسف ٹمکوری ریاست میسور مقام سرا آپ کی دوائی طاعون کی شہرت یہان بکثرت ہورہی ہے

جناب سید محمد منشترام باغ گاڑی خانہ کراچی آپکا ایجاد کردہ عرق طاعون دو مریضون کو دیا گیا بحکم خدا شفایاب ہوئے امید ہو کہ جناب بوتین اور ارسال فرمادینگے۔

شفایاب مریضونکی چند سٹارٹیفکٹ بطور نمونہ

جناب منشی غلام احمد صاحب کشمیری مکان جناب حکیم مولوی مرزا احمد صاحب ڈواکر سٹریٹ بمبئی دوا اکسیر شفا کی یہ کیفیت ہے کہ چار مریضون مبتلایان طاعونکو دی انہین سے دو مریض جو فوراً مبتلائے طاعون مرض ہوئے تھے یہ دوا دیتے ہی دس منٹ کے بعد ان کا بخار اتر گیا اور عرق تمام بدن پر آگیا اور شدت تشنگی بھی جاتی رہی اور دو مریض جو مدت سے مبتلائے بخار تھے دوا کے پیتے ہی پیاس کی شدت کم ہوگئی اور بخار مین بھی افاقہ ہوگیا مطلب یہ ہے کہ اس بیماری کے بعض کا بخار اترتا نہیں مگر خدا کے فضل سے اور آپکی تشخیص اس دوا کے دینے سے چار شخصونکو فائدہ ہوا طبیعت اس دوائی سے عجب مسرور ہوتی ہے دل بیمار کے دل سے کدورت دور ہوتی ہے دوائی آپکی ہے یا نقش اسم اعظم ہے کہ جسکے دیکھنے سے ہی بلا کا فور ہوتی ہے کرے تعریف کس منہ سے دوا کی احمد کمتر مثال نیر اعظم یہ خود مشہور ہوتی ہے

شامت اعمال ما صورت طاعون گرفت

جناب سیدی عبدالرحمن خلف سیدی حسین قلعدار از جزیرہ حبشان ضلع علی باغ متصل بمبئی آپ کی ایجاد کردہ مرض طاعون کی دوائی نے فوراً اکسیر کا کام کیا ہے

جناب سیٹھ آنے دیرو دسہ بہاری آف کنٹرکٹر کیماڑی شہر کراچی آپنے اس مرض طاعون کی دوا ایجاد کی ہے جس سے سینکڑون مریض شفا پا چکے ہین اور پاتے جاتے ہین سو مہربانی فرماکر بذریعہ کارڈ بنا کچھ دوا ارسال کرین

جناب صوبہ دار صاحب حسن خانصاحب پنشنر رام باغ گاڑی احاطہ کراچی۔ آپکا عرق طاعون دو تین مریضون کو دیا گیا بحکم خدا اچھے ہوئے

جناب عبدالرزاق شاہ ولد نعمت شاہ نقشبندی محلہ نایل باڑی داؤد حسن شاہ بمبئی عرض یہ ہے کہ آپ کی ارسال شدہ دوائی سے بمبئی مین لوگونکو بڑا فائدہ ہوا مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جسوقت مریضون کو دوائی پلائی فوراً ہوش آگیا

جناب منشی [illegible] صاحب ہوش [illegible] کے اینڈ۔ ایم۔ او کیمپ ہوش کوٹہ ضلع بنگلور آپکے عرق طاعون نے بہت مریضون کو فائدہ دیا۔ دو شیشی مہربانی فرماکر اور ارسال کرین

زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی سوچی دروازہ اعوان منزل لاہور

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

اور انانیت نے اسے صبر کرنے نہین دیا جب تک اس نے خدا کے اپنے ہاتھ سے قایم کردہ سلسلہ کے ساتھ اپنے مقدمہ کو آسمان پر پہونچا نہین لیا۔ اب وہ دیکھے گا اور دیکھنے والے دیکھین گے کہ آسمان سے کھلا کھلا اور حق و باطل مین فرق کر دینے والا فیصلہ کس کے حق مین نازل ہوتا ہے۔

پیسہ اخبار مطبوعہ ۵-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء نے آٹھوین صفحہ مین "قادیان کے اخبار کی گالیان اور قادیان کے مذہب کا نمونہ" عنوان جما کر لاہور کی نسبت لکھا ہے کہ لاہور مین انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر صدہا آدمی طاعون زدہ ہوا و انکے آئے اور پھر لاٹ صاحب کی تقریب ورود پر اسی قسم کے لوگون کا بہت بڑا ہجوم ہوا پھر بھی لاہور طاعون سے محفوظ رہا اور امید ہے کہ محفوظ رہیگا اور پھر بڑی جرأت اور شوخی سے لکھتا ہے "اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لاہور قادیان سے ایمانداری مین فائق ہے۔

پیسہ اخبار کی یہ امید یا پیشگوئی اور یہ نتیجہ خوفناک حملے ہین۔ خدائے غیور کی اس عظیم الشان وحی پر جو کئی دفعہ الحکم مین شایع ہوئی انہ اوی القریۃ یعنی یہ یقینی بات ہے کہ خدا نے اس گاؤن کو اپنی پناہ مین لے لیا اور اس وحی پر کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنی اس سلسلہ احمدیہ کا پاس اور اکرام اگر خدا کو نہ ہوتا تو یہ مقام بھی ہلاک ہوجاتا اب سننے والے سنین! اور دیکھنے والے دیکھین! کہ ایک طرف پیسہ اخبار ایک زمینی کیڑا اپنے جوش نفس اور ارضی مادہ کے ابخرات کی تحریک سے پیشگوئی کرتا اور ڈینگ ہانکتا ہے کہ لاہور طاعون سے محفوظ رہے گا۔

اور دوسری طرف خدا کا مامور۔ مرسل جری اور مسیح موعود خود خدائے حکیم علیم قدیر کی وحی انہ اوی القریۃ کی بنا پر ساری دنیا کے طبیبون فلیفسون اور سٹیر لیسٹون کو کھول کر سناتا ہے کہ قادیان یقیناً اس پراگندگی۔ تفرقہ۔ جزع فزع اور موت الکلاب اور تباہی سے محفوظ رہے گا و بالضرور محفوظ رہے گا جس مین دوسرے بلاد مبتلا ہین اور بعضے ہونیوالے ہین۔

پیسہ اخبار نے خدا کی جلیل الشان وحی کی کسر شان کے لیے ایسا جھوٹا دعوے کیا اور امید ظاہر کی اور نا پاک نتیجہ نکالا ہے۔ پیسہ اخبار کا دل اور کانشنس گواہ ہین کہ اس کی امید کی بنیاد کسی مضبوط چٹان پر نہین۔ وہ ان زمینی قوتون پر بھروسہ کرکے آسمان کے خدا اور اس کے کلام کی ہتک کرتا ہے جو آنگ ہر سیلاب کے مقابل بند لگانے مین خس و خاشاک سے بھی بڑھ کر کمزور اور ہیچ ثابت ہوئی ہین پیسہ اخبار مین ذرا بھی خدا شناسی کا یا کم سے کم دور اندیشی کا مادہ ہوتا تو وہ کانپتے ہوئے دل اور پر آب آنکھون سے اس پر تحدی کلام کو دیکھتا اور بالبداہت اس نتیجہ پر پہنچ جاتا کہ زمین زادہ اور تاریکی کا فرزند ایسا دعوے کرنے اور کلام کرنے کا دل گردہ نہین رکھتا اس زمانہ مین جبکہ زمین کے غلیظ بخارون یعنی علوم مادیہ ڈاکٹری اور طبعی تحقیقات اور خردبینی تکشیفات نے اپنے تئین کمال عروج پر پہنچا لیا ہے اور یورپ کے دلیر اور پر حوصلہ فرزند خدائی کی کل ہاتھ مین لے لینے کے لیے بر و بحر کو زیر و زبر کر رہے ہین اور با این ہمہ اس بلائے جانستان کے مقابل جہل اور ناتوانی کا اعتراف کرتے ہین ایک شخص جو پر شغب اور پر ہنگامہ اور پر شور شہر و ن سے ایک دور کے کنارہ مین رہتا ہے کس قدر قوت اور غیر متزلزل شوکت سے دعوے کرتا ہے کہ اگر چہ طاعون تمام بلاد پر اپنا پر ہیبت سایہ ڈالے گی مگر قادیان یقیناً یقیناً اس کی دستبرد اور صولت سے محفوظ رہیگا۔

اور وہ دیکھتا اور جانتا ہے کہ قادیان کے چارون طرف طاعون پھیلتا جاتا ہے اور قریب قریب کے اکثر گاؤن مبتلا ہو گئے ہین اور جوق جوق لوگ متاثر جگہون سے قادیان مین آتے ہین اور روک کا کوئی بھی سامان اور مقدرت نہین اس پر بھی وہ یہ بلند دعوے کرتا اور اقرار کرتا ہے کہ یہ مین اپنی طرف سے نہین کہتا بلکہ یہ خدا کا کلام ہے جو مین پہونچاتا ہون۔

مگر افسوس پیسہ اخبار نے راستی کے تمام مکذبون کی طرح سخت شتابکاری اور گستاخی اختیار کرکے چاہا ہے کہ خدا کے کلام کو پیرون کے نیچے کچلدے۔

مگر کیا پیسہ اخبار کی ذمہ داری لاہور کے لیے اور قادر علیم خدا کی ذمہ داری قادیان کے لیے ایک مضحکہ آمیز بات یا بازاری گپ کی مانند غیر ممیز رہ جائیگی؟ نہین! نہین! عنقریب ظاہر ہوجائیگا۔ کہ زمین کے کمزور کیڑے کی بات مین اور فاطر ارض و سما کے مقتدر کلام اور دعوے مین کیا فرق ہے۔

سنو اے زمین کے فرزندو! اور کان لگاؤ اے آسمان سے انقطاع کرکے مادیات پر جھک جانے والو! پھر سنو اے خدا کے مامور مرسل کی بیعزتی کرنے والو! اور ستیونکی عداوت کرنے کے ٹھیکہ دارو! کہ انہ اوی القریۃ اس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت نازل کی اور حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر خاتم الکتب قرآن کریم کو اتارا - ہم آسمان وزمین کی فاطر خدا کو گواہ رکھ کر کہتے ہین کہ یہ وحی ویسی ہی سچی ہے جیسے قرآن کریم کی وحی اس لیے کہ یہ اُسی کی تائید و تصدیق مین اتری ہے اور یہ ضرور پوری ہوگی اور ضرور ہوگی -

انہ اوی القریۃ کا مفہوم صاف لفظون مین تقاضا کرتا ہے کہ اس مین اور اس کے غیر مین بین امتیاز ہو - اور یہ نہین ہوسکتا جب تک کم سے کم وہ شہر طاعون مین مبتلا نہ ہون جنہون نے سب سے زیادہ جنگ خدا کے سلسلہ سے کی - اور جہان پیسہ اخبار سا دشمن حق بود و باش رکھتا ہے - غیور خدا اپنے کلام کے اکرام اعزاز کے لیے ایسا کرنے والا ہے تو کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کی امید اور پیشگوئی کی آنکھ مین خاک ڈالدے اور آدم کے دشمنون کی گردنین نیچے کروا کر اقرار لے کہ کیا یہ صحیح نہین کہ قادیان دارالامان ہی ہے؟

پھر سن لو از بس ضروری ہے کہ یہ بلا عام طور پر محیط ہو اس لیے کہ کوئی کہنے کا موقعہ نہ پاسکے کہ قادیان ہی محفوظ نہین رہا فلان فلان جگہ بھی محفوظ ہے - خصوصاً خدا کی غیرت کا حملہ ان جگہون پر ہی جہان بڑے بڑے آئمۃ الکفر رہتے ہین اور ممکن ہے بلکہ غالب امید ہے کہ وہ بجیسے کس مپرس ناتوان دیہات بچ رہین - جہان سے تابڑ توڑ توبہ اور استغفار اور بیعت کے خطوط آرہے ہین اور وہ چلا چلا کر کہہ رہے ہین کہ یا مسیح الخلق عدوانا

اب پیسہ اخبار اپنے استہزا اور تکذیب اور لعن طعن کی ساری قوتون کو مسلح کرے اور انتظار کرے اس دن کا جبکہ اس کی امید اور نتیجہ کو خدا کا غضب اور حکم کسی اور رنگ مین ظاہر کرے جس کی اسے ہرگز توقع نہین -

اسوقت معلوم نہین ناعاقبت اندیش جلد باز ایڈیٹر پیسہ اخبار کا لاہور مین ہوگا اور اپنی ذمہ داری کے میدان مین کھڑا ہوگا یا راستی کے ناکام دشمنون کے تاریک اور تنگ گڑھے مین ان سے ہم کنار ہو کر سوتا ہوگا -

اس وقت بہت مناسب موقعہ اور موزون وقت تھا کہ پنجاب کے خرمن مین آگ لگی ہوئی دیکھ کر پیسہ اخبار اور لاہور کے غور و فکر کی قوت رکھنے والے لوگ خدا کے مسیح کے حضور مین ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا کی درخواست کرتے اور بڑی تضرع سے التجا کرتے کہ انکا لاہور بھی خدا کی عصمت دا یواسکے وعدہ مین قادیان کی قسمت مین شریک ہوجائے -

انسان کی ہستی ضرر سے بچنے والی اور نفع کو لینے والی واقع ہوئی ہے لیکن ضروری تھا کہ خدا ترس اور عاقبت اندیش دل اس بات کو دیکھ کر ڈر جاتے کہ طاعون کی خبر خدا کے مرسل نے کوئی آج سے یا چار برس سے نہین دی بلکہ ۲۵ برس اس سے پہلے کی یہ باتین ہین - خدا تعالٰے نے اپنی بزرگ وحی مین خوفناک لفظون مین خبر دی تھی کہ آخری دنون مین مسیح موعود کی اتمام حجت کے بعد دنیا پر خطرناک امراض کا غلبہ ہوگا اور ساتھ یہ بھی خبر دی تھی کہ اس کے احباب اور انصار اس غضب سے محفوظ رہین گے - کون نہین جانتا کہ اُسوقت دنیا کی ہوا اس زہر سے کس قدر پاک صاف تھی - اور اب کس قوت اور شوکت کے ساتھ یہ خبر اپنی سچائی کا ظہور دکھا رہی ہے اس سے ہر ایک بصیرت والا سمجھ سکتا ہے کہ اس شخص کی بات کے ماننے مین امن اور نجات ہے - جس نے اسوقت بھی اور آج بھی علی وجہ البصیرت دعوے کیا کہ تمام بلاد اس زہر ہلاہل کے پیالہ کو مجبوراً پئینگے مگر قادیان اسوقت پورے امن و عافیت کے عہد مین آرام کرتا ہوگا؟ - یا اس نادان

خدا سے دور کی جھوٹی امید مین شریک ہوجائیگی سے امن مل سکتا ہے جو اپنے جوش نفس سے کہتا ہے جو کچھ کہتا ہے؟ - اب بھی موقعہ ہے اگر پیسہ اخبار اور جعفر زٹلی اور انکے مثیل توبہ نامہ شایع کردین اور بڑے انکسار سے اپنی شتابکاری اور گستاخی کا اعتراف کرلین تو حضرت موعود علیہ السلام کمال رافت و کرم اور رحم سے جو آپ کا فطری خاصہ ہے انکے حق مین دعا مانگنے کو آمادہ ہین - اور وہ یقین رکھتے ہین کہ سچا تائب جہان کہین ہو قادیان دارالامان مین ہے - مگر افسوس ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا آسان ہے پر بدبخت پیسہ کے فرزند کا خدا کی ملکوت مین داخل ہونا سخت دشوار ہے - محجوب عالم کے لیے بڑا منحوس اور پر شقاوت وہ دن تھا جبکہ اس نے اپنے اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا - اس منحوس نام نے جو ابن الدینار و الدرہم نام کا گویا مرادف ہے اسکے قوائے ذہنی پر ایسا اثر ڈالا کہ خدا طلبی اور خدا بینی کے قوے اس سے سلب کرئے اور پھر لازماً اسکے دل مین خدا اور اسکے سلسلہ سے نبرد آزمائی کا جوش ڈالدیا* اگر اب تک پیسہ اخبار اور لاہور کے لوگ اپنے استہزا اور تعلی اور تکبر پر اصرار کرتے اور خدا کی ان باتونکو کذب اور افترا سمجھتے ہین تو انکے لیے بڑا عجیب موقعہ ہے کہ خدا کی قدرت نمائی کے جلی اور صاف صاف چھپے ہوئے نشان دیکھ لین - ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی راستی اور شفاعت کبرے کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کردی

* [illegible] امرض الناس و برکاتہ - نم
اور ان الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون - منہ

کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگون کو جو اکثر دہریہ طبع - کفار مشرک اور دین حق سے ہنسی کرنے والے ہین خدا کے مصالح اور حکمتونکی وجہ سے اپنے سایۂ شفاعت مین لے لیا ہے جیسے کہ برسون اس سے قبل خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ مین خبر دی تھی کہ وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی خدا انکو عذاب سے ہلاک نہ کریگا جبکہ تو انکے درمیان ہے - غرض ایک طرف تو اس بڑے بھاری دعوے کے مدعی نے اپنی بستی کی نسبت یہ دعوے کیا ہے اور دوسری طرف یہ دعوے کیا ہے کہ لاہور اور اس کی مثل وہ مقامات جن مین آئمۃ الکفر رہتے ہین طعمۂ طاعون ہونے سے ہرگز نہ بچینگے - اور حضرت ممدوح نے لکھا ہے اور بار بار فرماتے ہین کہ جہان ایک بھی راستباز ہوگا اس جگہ کو خدا تعالےٰ اس مشتعل غضب سے بچالیگا - اور حضرت ممدوح بڑے زور سے دعوے کرتے ہین کہ ان مقامات مین جن کی نسبت وہ خدا کے غضب کی پیشگوئی کرتے ہین ایک بھی راستباز نہین بلکہ راستی کے مکذب ہین - اور ایک بھی دل نہین جسمین حقیقی تقوے اور طہارت ہو - تو اب لاہور کے شرفا - علما اور پبلک کا فرض ہے کہ اپنے علما - فضلا - حکما - اور ملہمونکے پاس جاکر عرض کرین خصوصاً منشی الہی بخش - عبد الحق سے باصرار کہین کہ وہ بھی بالمقابل ایک پرزور پیشگوئی کردین کہ لاہور ضرور ضرور محفوظ رہے گا اور اپنی شفاعت اور راستی کا اسطرح ثبوت دین - میان الہی بخش اپنی کتاب مین دعوے کرتے ہین کہ بارش کی طرح الہام ان پر برستے ہین اب وہ ایک ہی الہام لاہور کے حق مین کردین - ایسا خداوند غیور نے فیصلہ کی بڑی آسان اور سیدھی سڑک تیار کردی ہے اور صدق وکذب کا واضح معیار بر روئے کار آنے کے قریب ہوگیا ہے اس بیہودہ طومار مین جو داستان امیر حمزہ کی زیادہ دلچسپ اور مفید نہین اس آسمانی سلسلہ کی تردید کے لیے الہی بخش نے بڑی زحمت اٹھائی ہے مگر وہ کمزور کاغذ کہان روک سکتے تھے اس ترقی کے طوفان کو جو خدا کی اپنی مرضی اور تائید سے چل رہا ہے اور ہزارہا آدمی اسوقت سے اس پاک سلسلہ مین داخل ہوچکے ہین - اب بڑا آسان اور صاف فیصلہ ہے خدا کا موعود مسیح اپنے صدق وحقیت کا معیار اس پیشگوئی کو ٹھیراتا ہے لہذا ان صدق کی مکذبون کا ہر طرح سے فرض ہے کہ اس کی تکذیب کے لیے جان توڑ کر لڑین اگر عصائے موسے کا مصنف اسوقت اسی شد ومد سے یہ الہام شایع کردے کہ "قادیان کے پیغمبر" کے دعوے کے خلاف لاہور طاعون کی دست درازی سے بچ رہیگا اسلیے کہ کم سے کم الہی بخش ملہم اور صادق اس مین ہے اور خدا کا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ تھا کہ اگر ایک بھی راستباز ہوگا تو وہ لوط کی بستی کو ہلاک نہ کریگا - اگر الہی بخش لاہور کے بچاؤ کی پیشگوئی نہین کرتا تو وہ بڑی صفائی سے جایز رکھتا ہے کہ وہ کاذب اور تقوے اور تقرب الہی سے محروم مشہور ہوجائے - اور . . عوام کالانعام مین محبوب ہونیا زیادہ سے زیادہ جعفر زٹلی ثانی سمجھا جائے جنکا آسمان سے کوئی تعلق نہین اور اب سے خدا کا خوف کرین اور حیا سے کام لین وہ لوگ جو اسے اور اس کی کتاب کو خدا کے سلسلہ کا حریف مقابل بتلاتے ہین اور اسکے عجز کیصورت مین اسے عجل جسد لہ خوار سمجھ کر خدا کے سلسلہ کیطرف قدم بڑھائین - اور اسکے بعد ضروری ہے کہ لاہوری اور امرتسری امرتسر کے غزنوی جرگہ کے پاس عرضداشت لیجائین اور گاہے بزور اور گاہے بمنت انہین کہین کہ وہ جسے تم دجال کذاب اور مفتری کے نام سے یاد کرتے ہو اس نے ایسی عظیم الشان پیشگوئی کی ہے اور یہ گول مول اور پہلودار باتین نہین بلکہ صاف صاف ہین اسلیے کہ وہ عنقریب اپنے صدق وکذب کی آپ گواہ بن جانے والی ہین تم لوگ بھی الہام اور مقرب اللہ ہونے کے مدعی ہو اور خدا کے راستبازونکے مکفر ومکذب ہو - اٹھو اور جلدی کرو اور مل کر کوئی ایسی پیشگوئی کرو جس سے "قادیان کے پیغمبر" کا دعوے باطل ہوجائے اور اس کی دو ہی صورتین ہین - یا یہ کہ لاہور اور امرتسر طاعون کے حملہ سے محفوظ رہین یا یہ کہ

قادیان طاعون مین مبتلا ہوجائے

حضرت مرزا غلام احمد کا یہ دعوے ۲۵ - برس کا ہے کہ ان کی تکذیب پر آخر کار دنیا مین طاعون پڑنا تھا اور پھر خدا نے اس اکیلے صادق کی طفیل قادیان کو جس مین اقسام اقسام کے لوگ تھے اپنی خاص حفاظت مین لے لیا - کیا ممکن نہین کہ تم لوگ بھی خدا سے دعا کرکے ایک پیشگوئی اس سے لو کہ وہ لاہور اور امرتسر کو بچالے اس سے دو باتین پوری ہوجائینگی - مدعی مسیحیت اور مہدویت کا سارا شیرازہ کھل جائیگا اور آپ لوگ خدا اور خلق کے نزدیک مسلم راستباز ٹھہر جاؤگے - اب یہ امتحان اور ابتلا کا وقت ہے ضروری ہے کہ اس راہ سے

* احمدی جماعت جہان ہون وہ درحقیقت قادیان مین ہین اور وہ بیزار ہین ان سے جو اس پاک سلسلہ مین داخل نہین ◆

حق اور باطل ممتاز ہو جائے۔

پھر از بس ضروری ہے کہ لوگ انجمن حمایت لاہور کی خدمت مین بھی ڈیپوٹیشن لے جائین اسلئے کہ اسکا بڑا بلند دعوے ہے کہ وہ حامی اسلام ہے اور بڑا افسوس ہے آج اس فرد اور اس گروہ پر جو ایسے نازک وقت مین مسلمانون کی حمایت کا ذمہ وار نہ ہو غرض انجمن سے درخواست کرین کہ وہ بھی اپنے ملہمو نسے کوئی پیشگوئی شایع کرائین یا اپنے مسلم اطبا سے کوئی نسخہ تیار کرائین کہ انکے محبوب وطن کے سر سے بلا ٹل جائے۔ اب تو ضروری ہے کہ خدائے غیور کی غیرت جوش مین آکر لاہور کی تقدیر کو خوبی اور عافیت سے بدلدے اگر بلائی اس کی قسمت مین لکھی ہی تھی۔ اس لیے کہ دوسری صورت مین مولویون اور پیرزادون اور سجادہ نشینون اور تمام مکذبون کی امیدون اور فتوون کے خلاف وقت **آگیا ہے کہ میرزا غلام احمد قادیانی ایک عالم کے نزدیک مسیح موعود اور مہدی مسعود یقیناً ثابت ہو جائین اور التباس اور شک کا سارا پردہ اٹھ جائے۔**

اے نیچریو۔ اور اے بیباک زندگی کی چال کو پسند کرنے والو!۔ اور اے مذہب اور خدا کو پرانے زمانہ کا مشغلہ کہنے والو! اور اے یورپ کی عقل اور سائنس کو خدا کریم لاکھوں راستبازون کے سچے فلسفہ پر ترجیح دینے والو!۔ اور اے خدا کی صفت تکلم اور پیشگوئیون پر ہنسی اڑانے والو! اور اپنی ہواؤ ہوس کے بتونکے پرستارو! بولو اور سوچ کر بولو کیا تمہارے نزدیک مسیح موعود کے اس دعوے اور پیشگوئی مین خدا کی ہستی پر۔ قرآن کریم کی حقیقت پر۔ خدا کے متصف بصفات کاملہ ہونے پر۔ یعنی ازل سے ابد تک متکلم ہونے اور مدبر بالارادہ ہونے اور قادر مطلق ہونے پر اور بالآخر میرزا **غلام احمد قادیانی کے منجانب اللہ ہونے پر چمکتی ہوئی دلیل نہین ہے؟**

اب خدا کا ارادہ ہے کہ تم مین سے بہتونکو جگائے جو غفلت کی نیند مین ایڈے پڑے سوتے تھے اور بہتونکے منہ اپنی قدرت نمائی سے بند کردے۔ جو بہت جلدی خدا کی باتون پر ہنس دیتے تھے اور وقت آگیا ہے کہ خدا کی اس وحی کی صداقت ظاہر ہو جائے جو آج سے ۲۲۔ برس پہلے براہین احمدیہ مین لکھی گئی اور وہ یہ ہے "**دنیا مین ایک نذیر آیا دنیا نے اسے قبول نہ کیا پر خدا اسے قبول کریگا اور زور آور حملو نسے اس کی سچائی ظاہر کردے گا**"

یہ وہی خدا کے زور آور حملے ہین جو اس کی سچائی کے اظہار کے لیے ہو رہے ہین۔ اور ہنوز خدا معلوم کب تک انکا سلسلہ جاری رہے۔ آج وہی سعید ہے **جو ہوا سے محسوس کرے کہ پیچھے زور سے برسنے والا بادل آرہا ہے**

وان فی ذلک لآیۃ لقوم یومنون۔

خاکسار عبد الکریم۔ قادیان۔

۹۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

تتمہ۔ اگرچہ اس سے پہلے ہم بہت کچھ لکھ چکے ہین اور عاقبت بین خدا ترس اس سے کافی سبق سیکھ سکتے ہین۔ مگر خلق اللہ کے نفع اور مختلف پیرایون مین اتمام حجت کیلئے پھر اسی مضمون کو بنگ دیگر اعادہ کر دیتے ہین اور کہتے ہین۔ کہان ہین اب منشی الٰہی بخش جنہون نے اتنی بڑی کتاب عصائے موسے تام لکھدی اس غرض سے کہ اس سلسلہ کو نابود کرین ان پر فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انہ اوی القریۃ کے مقابل شایع کرین انہ اوی لاہور۔ اور کہان ہین حافظ محمد یوسف جو ایک ذلیل مداری کی طرح ایبٹ آباد کے فضل حق کو کھیلو کنا کھیلا بنا کر ادھر ادھر لیے پھرتے ہین حافظ صاحب ہوش کرین اور خدا سے ڈرین اور غور کرین کہ خدا کے نشان وہ نشان ہوتے ہین جنسے خلقت کو فائدہ پہونچے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے انہ اوی القریۃ کے الہام مین وہ نشان دکھایا ہے جس نے قادیان کی مخلوق کو اپنی حفاظت اور عاطفت کے پرونکے نیچے لیکر حضرت موصوف کا منجی اور نفع رسان خلایق ہونا ثابت کردیا۔ اب حافظ صاحب کا اور انکے خلیفہ مسیح کا فرض ہے کہ وہ بھی کوئی ایسا نشان مشتہر کرین

اے عبد الجبار۔ اے عبد الحق۔ اے عبد الواحد۔ اے راستبازو نکی مکذب حسد اور بغض سے لبریز قوم اٹھ کہ اب تجھ پر نیند اور آرام حرام ہے اب یہ امتحان کا وقت اور ایمان کی جانچ پڑتال کا موقعہ ہے۔ کہان ہین تمہارے ملہم اور قبول دعا کے مدعی اب وقت ہے کہ وہ اپنا تعلق اور تقرب اللہ تعالے سے ثابت کرین اور شایع کرین کہ خدا تعالے انکی دعا اور برکت سے امرتسر کو بچالے گا۔ یہ ایسا موقعہ ہے کہ اس مین کوئی شر و فساد اور جنگ و جدال نہین بلکہ اس مین گورنمنٹ عالیہ کی بڑی بھاری تائید اور اس تشویش کے وقت مین انکا ہاتھ بٹانا ہے گورنمنٹ کو امرتسر اور لاہور کی خاص رعایت اور اکرام منظور ہے اسلیئے کہ صوبہ پنجاب کے یہی دو عظیم الشان شہر ہین اور لاہور تو دار الامارۃ ہے۔ جیسے گورنمنٹ دل و جان سے آمادہ ہے کہ ایسے شخص کی پوری قدر اور منزلت کرے جو طاعون کے ازالہ کی مفید اور موثر دوا ایجاد کرے۔ یقیناً گورنمنٹ بڑی شکر گذار ہوگی۔

ایسے مبارک وجود کی جو پوری ۴۴ تا پیچ رہین گے - اب الٰہی بخش عبد الحق حافظ محمد یوسف اور غزنوی جرگہ کو خدا کیطرف سے ایسا موقعہ ملا ہے جو کبھی ایسا نہین ملا - اگر وہ اب خاموش رہے اور کوئی الہام شایع نہ کیا تو صاف ثابت ہوجائیگا کہ وہ خدا تعالے کے تقرب اور تعلق سے دور اور پورے مخذول ہین اور اگر انہون نے لاہور اور امرتسر کی نسبت پیشگوئی شایع کردی جب بھی خدا تعالے ظاہر کریگا کہ اسکی طرف سے کس نے کلام شایع کیا اور شیطان کے منہ سے کون بولا - ہان اے شیخ الکل فی الکل علی الکل نذیر حسین - اس بڑھاپے مین تو ہی کوئی ثبوت دکھا جاکہ تیرا آسمان سے تعلق ہے تجھ پر افسوس ہوگا کہ خدا کے مسیح موعود کی نسبت سب سے پہلے تو نے کفر کا فتوے لکھنے کے لیے قلم اٹھایا اور اب کیا اسی مسیح کے مقابل جو پکار پکار کر اپنا مقرب اللہ اور مرسل اللہ ہونا ثابت کرتا اور سینکڑون گذشتہ نشانونکے علاوہ اسوقت کے حسب حال یہ جدید نشان پیش کرتا ہے کہ انہ اوی القریۃ غرض اسی راستباز کے مقابل جسکی تذلیل کے لیئے تو نے بہت کوشش کی اب اس ذلت اور خذلان کو پسند کرے گا کہ خدا تعالے سے تیرا کوئی علاقہ نہین اور نہ استجابت دعا کا شرف تجھے بخشا گیا ہے اگر تو نے دہلی کی نسبت دعائین کر کے خدا تعالے سے اس کی نسبت یہ الہام نہ پالیا انہ اوی دہلی - بوڑھے دہلوی کے شاگرد رشید محمد حسین بٹالوی کیا تو اس میدان مین نہین نکلے گا - تو وہی نہین جو بڑی جرأت اور فضول گوئی سے ہوائی گھوڑے مین ہانکین لگاتا تھا کہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیچھے پیچھے شکاری کیطرح پھرتا ہے اور وہ آگے آگے بھاگتے ہین اگرچہ تیری اس ہرزہ درائی کو

خدا نے بڑے بڑے عظیم الشان دنون اور میدانون مین خاک مین ملایا - مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدمے تیری سخت کھال کو محسوس نہین ہوئے اور تو نے اپنے تئین بھی مغالطہ مین ڈالا اور دوسرون پر بھی امر حق کو مشتبہ رکھنے مین کوشش کی - اب کیسا عجیب وقت ہے کہین آنا نہین جانا نہین - شرایط شروط کے جھگڑے نہین - گورنمنٹ کی حفاظت کی ذمہ داری اور پولیس کے درمیان آنیکی کوئی تقضے نہین گھر بیٹھے امن و آرام سے کام بنتا اور معاملہ طے ہوتا ہے - تم بھی بڑی قوت اور شوکت سے شایع کردو کہ تمہارے خیر کی جگہ بٹالہ طاعون سے محفوظ رہے گا - بٹالا اور قادیان پاس پاس ہی تو ہین - اگر قادیان محفوظ رہ سکتا ہے تو بٹالا کیون اس صاف ہوا سے حصہ نہین لے سکتا تم نے ایک دفعہ اپنے خواب بھی شایع کئے تھے اور ان خوابون کی بنا پر خدا کے مرسل اور اسکے سلسلہ طیبہ کی ہتک کی تھی - اب وقت ہے کہ اس ذریعہ سے اپنی راستی پر مہر لگاؤ ورنہ خوب سمجھ لو کہ وہ جس کی عزت کی روز افزونی اور اسکے سلسلہ کی ترقی تمہارے لیے آتش جہنم سے کم نہین اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر کس اکرام اور عزت کے تاج کو سر پر رکھنے والا ہے - پیر گولڑی - شمس بازغہ کے بنانے والے جو فضیلت کا عمامہ باندھنے کے لیئے لاہور دوڑے آئے تھے اور اندر ہی اندر انہین آگ لگ رہی ہے کہ خدا کے سلسلہ کی بیعزتی دیکھین کیا اس میدان مین نہین نکلینگے - پیر صاحب کے لیے تو بڑا بھاری موقعہ ہے کہ اب کرامت نمائی کا نشان کھڑا کرین اور خدا تعالے سے الہام پاکر یہ دعوے شایع کرین کہ ان کا مولد و منشا گولڑہ طاعون کے صدمے سے بچ رہے گا -

پیر صاحب اب وقت آگیا ہے کہ آپ بھی اور آپ کے پیرو بھی نفس کے غلیظ اور تہ در تہ حجاب اور مغالطے سے باہر نکل آئین - اگر آپ نے خدا سے دعا کر کے یہ الہام پالیا انہ اوی گولڑہ یا اس کی ہم معنی کلام جسے آپ خدا کا کلام کہہ کر شایع کرین خواہ کسی زبان مین ہو تو خود آپکو اپنے تئین مبارکباد دینے کا اچھا موقعہ مل جائے گا کہ آپ مقرب اللہ اور ملہم اور محدث ہین اور آپ کی جماعت آپ کی نسبت ایمان مین نمایان ترقی کرے گی اور اگر آپ خاموش رہے اور خدا تعالے نے ایک مخذول و مطرود کیطرح آپ سے اپنا مقدس چہرہ چھپالیا تو خود آپکو بھی صاف طور پر واضح ہوجائے گا کہ آپ مسند مشیخت پر بیٹھ کر اپنے آپ کو اور خدا کی خلق کو فریب دے رہے ہین -

اگر یہ لوگ جو مخاطب کئے گئے ہین خاموش رہ جائین تو ضرور ہے کہ ان کے حامی اور مداح اٹھین اور ان پردہ نشینون کو پکڑ پکڑ کر میدان مین لائین اللہ اکبر اللہ اکبر! کیا فیصلہ کا دن ہے کسقدر صفائی سے ایک بات پیش کی گئی ہے اس سے پہلے خدا کے مسیح کے ہر نشان کو تم لوگون نے بیعزت کرنے اور پامال کرنیکی بڑی کوشش کی اور امر حق کو دنیا کی آنکھ مین پوشیدہ اور مشتبہ کردیا جبکہ تم نے آتھم نصرانی کے عظیم الشان نشان کی بیقدری کی اور طرح طرح کی بیجا باتین اس کی نسبت کہین اور پھر لیکھرام کی موت کے بین نشان کو بھی پاؤن کے نیچے کچل ڈالا اب تو بڑا صاف موقعہ اور مسطح میدان ملگیا ہے اب ہی نکلو - اور اگر تم نے اب بھی توجہ نہ کی تو یاد رکھو کہ خدا تعالے کی حجت تم پر پوری ہوگئی -

بالآخر موقعہ ہے کہ ہم لاہور کے ان پادریون کو عموماً اور پادری ڈاکٹر وائٹ بریخٹ کو خصوصاً مخاطب کرین جنکے اہتمام سے چند ہی روز ہوئے ایک پرچہ

نکلا تھا۔ کہ اگر لوگ طاعون سے محفوظ رہنا چاہتے ہین تو یسوع مسیح پر ایمان لائین۔ اگر ان کی طرف سے یہ پرچہ اور ایسا دعوے شایع نہ ہوتا تو ہمین کچھ ضرورت نہ تھی کہ ہم ان لوگون کو مخاطب کرتے مگر اسلام کا صدق اور اسلام کی سچی زندگی ہمین جوش دلاتی اور اس ہتک کے مقابل جو ضمناً اس عیسائی پرچہ نے اسلام کی نسبت جایز رکھی۔ ہمین حق واجب دیتی ہے کہ ہم ان پادریون سے خطاب کرین۔ سو ہم بڑے زور اور وضاحت سے کہتے ہین اور ساری دنیا گواہ رہے کہ حقیقی نجات اور سچی شفاعت وہ ہے جسکے ساتھ اس دنیا مین چمکتے ہوئے ثبوت اور نشان ہون۔ اس لئے کہ اس جہان مین ہر قوم کا دعوے ہے کہ ان کے مذہب کی پیروی مین نجات اور مو کش ہے یہانتک کہ ہمارے ملک کے بھنگی بھی بڑی قوت سے امید ظاہر کرتے ہین کہ والمیک کے دامن سے وابستہ ہو کر آخر کار وہی نجات پائینگے۔ اور باقی ساری قومین ان کے پیچھے رہ جائینگی۔ اب اگر کوئی یقینی اور بنیادی ثبوت تو طیہ اور تمہید کے طور پر اس مشہود اور محسوس دنیا مین نہ ہو تو کسی کے ہاتھ مین اس بات پر یقین کرنے کی کیا وجہ ہین کہ اسکا مذہب اور پیشوا دوسرے جہان مین یقیناً اسکا شفیع اور منجی ہوگا۔ پادری صاحب دہائی دیتے پھرتے ہین کہ یسوع مسیح اکیلا منجی ہے اور نجات اسکے خون سے وابستہ ہے اور وہی اکیلا الفا اُمیگا خدا ہے اس وقت ایک شخص نے صاف لفظون مین نہ اب سے بلکہ بارہ سال سے دعوے کیا ہوا ہے کہ وہی مسیح موعود ہے جسکا وعدہ توریت کے مقدس نبیون نے اور خود حضرت مسیح ناصری نے اپنے دوبارہ آنے کے استعارہ مین دیا تھا۔ حضرت میرزا غلام احمد

قادیانی مسیح موعود کا یہ بھی دعوے ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام جنپر انجیل اتری اور جنہین غلطی سے عیسائی زندہ خدا بنا بیٹھے ہین دوسرے نبیون کی طرح موت کا پیالہ پی کر زمین کے تہ خانہ مین سو رہا ہے اور حضرت میرزا صاحب اپنے مسیح موعود ہونے اور مرسل اللہ ہونے کے ثبوت مین پیش کرتے ہین اپنے زندہ تعلقات کو زندہ خدا سے اور ان تعلقات کا اظہار کرتے ہین غیب کی مقتدرانہ پیشگوئیون سے جن پر صادق مرسل اللہ کے سوا کوئی قادر نہین ہو سکتا۔ اور ان کی ان سب قدرت نمائیون کا صاف اور سچا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام ہی صرف زندہ مذہب ہے اور اسی کا سچا تبع زندہ نشان اور نجات دکھا سکتا ہے دوسرے تمام مذاہب بے برکت اور مردہ ہین اور ان مین زندگی کی روح قطعاً نہین رہی اسوقت موقعہ ہے کہ بڑے بڑے سرگرم اور غیور پادری خصوصاً ریورنڈ ڈاکٹر صاحبان جنہین صلیب اور کفارہ کی تائید اور اشاعت کا بڑا بھاری جوش ہے اور سب کام چھوڑ کر اٹھین اور ایک کام سے درحقیقت دو بڑے یادگار کے قابل کام کرین۔ جس طرح حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود نے خدا کی اس وحی کی قوت اور بنا پر کہ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم انہ اوی القریتہ۔ لولا الاکرام لہلک المقام دعوے کیا ہے کہ ان کے وجود باجود کی برکت سے کہ وہ زندہ خدا کے زندہ مسیح یا زندہ خلیفہ ہین انکا وطن اور مقام طاعون کے دست برد سے محفوظ رہے گا اور اس طرح آپ نے اسی جہان مین ثبوت دیا ہے کہ وہ شفیع اور نجات دہندہ ہین اور یون ایک قوم کو یقین سے سرشار کر دیا ہے کہ لاریب زندہ اور حق مذہب اسلام ہے

جس کی پیروی اسی جہان کی نجات اور تقرب الی اللہ بخشتی ہے اور اس مین نتیجہ سے یقین دلاتی ہے کہ دوسرے جہان کی نجات بھی اسی پاک طریق مین ہے۔ اسی طرح اسکے مقابل تمام پادری دعائین مانگ کر اور انکے الفا امیگا یسوع مسیح سے جو کالوری کے پہاڑ پر مصلوب ہوا تھا ہاتھ جوڑ کر نشان مانگین اور رو رو کر اسے کہین کہ اے خدا کے بیٹے یسوع مسیح اب موزون وقت ہے کہ تو اپنی زندگی اور خدائی کا ثبوت دے جبکہ تیرے مقابل ایک شخص نے دعوے کیا اور ایک جہان مین غلغلہ برپا کر دیا ہے کہ وہ موعود مسیح وہی ہے۔ اور نصرانیون کا یسوع مسیح مردہ اور کشمیر مین مدفون ہے۔ دیکھ اے خدا کے بیٹے اسی طرح ہمین شرمندہ نکر جیسے تو نے اسوقت اپنے شاگردون کو ذلیل کیا تھا جبکہ یہودیون نے بڑے زور سے کہا تھا کہ اگر تو زندہ خدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے اتر آ۔ وہ معاملہ تو ایک بستی مین تھا اور تاریکی کے دفتر مین مخفی ہو چکا ہے۔ اب تمام دنیا مین مرزا غلام احمد نے عربی کے ذریعہ۔ فارسی کے ذریعہ۔ انگریزی کے ذریعہ ہندوستان کی زبانون کے ذریعہ شور مچا دیا ہے کہ یسوع مسیح عاجز اور ناتوان انسان تھا جو دوسرے انسانون کی طرح مر گیا ہے۔ اب تو اے خداوند موقعہ ہے کہ تو اپنی پیاری کلیسیا کی لاج رکھ لے اور ہمین الہام کر دے کہ جس جگہ تیرا قایم مقام بشپ سکونت گزین ہے وہی مقام تیری قدرت اور برکت سے طاعون سے محفوظ رہ جائے

اور ہم بھی تحدی اور غیر متزلزل دعوے سے مرزا غلام احمد کے مقابل ہزارون اخبارون مین شایع کر دین کہ مثلاً لاہور کو جو لشپ صاحب کا صدر مقام ہے یا مثلاً بٹالہ جو پنجاب مین عیسائیون کا پسندیدہ

مقام ہے یقیناً یقیناً طاعون سے محفوظ رہے گا۔

پادری صاحبان۔ غور کا مقام ہے کہ قادیان سے دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون تاخت و تاراج کر رہی ہے اور قادیان ایک جزیرہ کی طرح اس موجزن خونخوار سمندر میں بن رہا ہے اور روک اور حفاظت کا کوئی قہری اور جبری سامان نہیں۔ گورنمنٹ حفاظت سے دست کش ہو چکی .... ہوئی ہے اور طاعون زدہ مقامات سے بے روک ٹوک براتیں اور گنوار قادیان اور اسکے بازار میں آتے جاتے ہیں با ایں ہمہ ایک شخص علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ خدا تعالےٰ مجھ سے بولا اور اسنے مجھے کہا انہ اوی القریۃ۔ لولا الاکرام* لہلک المقام۔ آپ لوگوں کے پاس کس قدر سامان ہیں۔ آپ کے کنوؤں میں کرم کش دوائیں چھڑکی جاتی اور طاعون کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بڑی ہتیا بندی کی جاتی ہے اور آپ ہزاروں ہزار تنخواہیں گورنمنٹ سے یا گورنمنٹ کی قوم سے پاتے ہیں احسان کا معاوضہ دینے اور مذہب عیسوی کی صداقت ظاہر کرنے کا امتحان اور میدان تو اب پیش آیا ہے* یہ موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیجیے۔ اگر آپ نے بالمقابل کچھ شایع نہ کیا تو یسوع مسیح کی موت پر پوری مہر لگ جائے گی اور ایک جہان پر روشن ہو جائے گا کہ نصرانیت مردہ مذہب ہے اور حضرت عیسے عاجز انسان اور خدا کا عاجز بندہ تھا جو اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح فوت ہو گیا اور قرآن کریم اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے ہیں اور سچے شفیع اور منجی ہمارے نبی کریم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہی زندہ نبی اور معصوم نبی ہیں جنہوں نے اپنے زمانہ میں بھی اپنی زندگی اور اپنے مذہب کی زندگی اور برکات کا ثبوت ساری مخاطب قوموں کو دیا اور اب بھی اپنے سچے جانشین غلام احمد مسیح موعود کے وجود میں اسلام کی زندگی کا ویسا ہی ثبوت دے رہے ہیں۔ بالآخر ہم اس مضمون کو قرآن کریم کی ایک آیت پر ختم کرتے ہیں جو سورہ مائدہ کے اس حصہ کی آیت ہے جہاں خداوند غیور نے عیسوی مذہب کا دلائل بینہ سے استیصال کر دیا ہے اور رکوع کی آخری آیت میں قطعی دلیل نصرانیت کے بطلان میں نصاریٰ کو مخاطب کر کے یہ دی ہے۔ قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا واللہ ہو السمیع العلیم۔ قل یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل۔

یعنی ان سے کہہ دو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کی (مردہ یسوع مسیح کی جسے اللہ اور ثالث ثلاثہ مانا ہے) عبادت کرتے ہو جسکے ہاتھ میں تمہارا نفع اور ضرر نہیں اور دعا کو سننے والا اور داعی کے باطنی سوز و گداز کو جاننے والا تو اللہ ہے (عاجز اور مردہ مخلوق میں یہ طاقت کہاں) کہو اے کتاب والو اپنے دین میں غلو مت کرو اور ان لوگوں کی نفسانی باتوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔ ان آیتوں میں خدا کی کتاب کس صفائی اور خوبی سے دکھا رہی ہے کہ معبود ہونے کا استحقاق اسکو ہے جسکے قبضہ قدرت میں نفع اور ضرر ہو اور کتاب اللہ دعوے کرتی ہے کہ یسوع مسیح میں یہ طاقت ہرگز نہیں لہذا وہ معبود ہونے کے قابل نہیں۔

اب کس قدر ضروری ہے کہ آجکل کے پادری اس آیت کا لگایا ہوا بدنما داغ نصرانیت کے ماتھے سے دھوئیں اور اس کی سبیل یہی ہے کہ یسوع سے نشان مانگیں جو اسکے زندہ ہونے اور ضار و نافع ہونے کا ثبوت ہو جائے اگر ایسا نہ کریں گے تو وہ سمجھ لیں کہ خود انہوں نے مسیح کی قبر پر ہزاروں من کے پتھر رکھ دیے کہ وہ ذرا سی کروٹ بھی نہ بدل سکے۔ اور دوسری آیت الزام دیتی ہے کہ مسیح کو خدا بنانا پرانے بت پرستوں کی ریس ہے۔ خدا کی کتابوں میں اس کا کوئی ثبوت نہیں +

غور کرو!

بتر سید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکارے
مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آن مردے
کہ مے ترسد از آن یارے کہ غفارست و ستارے
گر آن چیزے کہ مے بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے
خور تابان سیہ گشت است از بدکاری مردم
زمین طاعون ہمے آرد پئے تخویف و انذارے
بتشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے
نشاید تافتن سر زان جناب عزت و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یکدمے چون کرم بیکارے
من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر این روز است اے دانا و ہشیارے

رسالہ پیسہ اخبار اور لاہور

اور

حضرت مسیح موعود اور قادیان

علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے۔ درخواستیں دفتر اخبار الحکم و حکیم فضل دین صاحب کے پاس آنی چاہئیں +

* یہ الہام تو ابھی چند روز کا ہے جبکہ طاعون کا زور کسی کو منہ کھولنے کی جرأت نہیں دلاتا۔ منہ

* تم محمد رسول اللہ صلعم کی بےعزتی کرتے تھے خدائے غیور نے اس جلیل رسول کے غلام کو جسکا نام غلام احمد ہے بھیجا۔ تو کہ اس کشتی میں تمہارے معبود، خدا کو پچھاڑ کر دکھا دے کہ زندہ قادر خدا کا زندہ اور سچا رسول وہی ہے جسکی تم نے تحقیر کی اور یسوع مسیح اسکے ادنےٰ غلام کے مقابل بھی مردہ اور لاشے ہے۔ منہ

قرآن کریم اور الوہیت مسیح

یہ ایک خطبہ کا مضمون ہے جو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۲ کو پڑھا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ (سورة مائدہ رکوع ۱۰)

یہ رکوع جو مین نے پڑھا ہے۔ عیسائی مذہب کی تردید اور ابطال کے لئے اس سے بڑھکر کسی اور تلوار اور حربہ کی ہمین ضرورت نہین اگر اللہ جلشانہ کی اس بزرگ کتاب کی عزت وعظمت کے لئے اور کوئی بھی دلیل نہوتی۔ اگرچہ ہزارہا دلائل اور شواہد اس کی مسلم عظمت کے لئے ہین اور اس بزرگ کتاب کی سچائی پر لاانتہا براہین ہین تو یہی ایک دلیل کافی تھی کہ اس کتاب نے اس کفر عظیم اور شرک کی جڑ کاٹی ہے۔ جس نے انسانی قوی کی بےحرمتی کی ہے اور جس نے تقوے اور طہارت کی جڑون مین پانی پھیر کر تمام اخلاق فاضلہ کا خون کردیا ہے۔ قرآن کریم نے مسیح ابن مریم کی الوہیت کے خوفناک عقیدہ کی ایسی تردید کی ہے کہ ایک انگریز پادری کو آہ مارکر کہنا پڑا ہے کہ **اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو ساری دنیا عیسائی ہو جاتی**۔ حقیقت مین یہ سچ ہے قرآن کریم نے آدم کی اولاد پر عظیم الشان احسان کیا ہے جو اس نے اس لغو عقیدہ کا استیصال کردیا ہے ہم اس عیسائی کے قول کی نہایت فخر اور خوشی سے ہان مبارکبادی سے تصدیق کرتے ہین کہ قرآن کریم ہی کا احسان عمیم ہے کہ اس نے دنیا کو ابدی لعنت اور عیسیٰ پرستی نہیں بلکہ مردہ پرستی اور اس کے خطرناک نتائج کی تاریک غار سے بچا لیا۔

یہ مردہ پرستی قرآن کریم کی نظر مین اس قدر خطرناک اور نفرت انگیز ہے کہ آخر اسی ایک عقیدہ کی نسبت تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا فرمایا ہے ایسی خوفناک آیت بجز اس ناشدنی عقیدہ کے اور کسی گناہ پر نہین۔ مختلف مکذب قومون اور شریرون کا ذکر آیا ہے۔ مگر اس قسم کی پرہیبت آیت کہ آسمان ٹوٹ پڑے۔ اور زمین پاش پاش ہو جاوے۔ اسی کی نسبت آئی کہ خدا کا بیٹا تجویز کیا گیا۔ بات یہ ہے کہ یہی ایک عقیدہ ہے جو تمام برائیون کا منبع اور ہر قسم کی بداخلاقی اور شیطنت پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ اسی نے بت زنا۔ شراب۔ انبیا کی ہتک۔ خدا کی بےعزتی اور دہریت اور اباحت کو دنیا مین پھیلایا ہے کوئی بدی اور دنیا برہم زن شر نہین ہے جو مسیح کو زندہ ابن اللہ اور خدا ماننے سے پیدا نہ ہوا ہو پس کسقدر احسان ہے اس رب کریم کا کہ قرآن کو بھیجکر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجکر اور پھر آج مسیح موعود کو بھیجکر اس لعنت سے دنیا کو بچا لیا جو اس عقیدہ کے سبب سے پھیلی اور جس کی وجہ سے قریب تھا کہ آسمان اس سے پھٹ جاتا۔۔ اور زمین قومون کو نگل جاتی یہ اس رحمۃ للعالمین کے وجود باجود کا ذریعہ ہے کہ زمین قائم ہے اور آسمان استادہ ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم ہی کی تعلیم کے باعث نظام عالم قائم ہے اور یہ نرا دعویٰ ہی نہین ہے بلکہ سچ ہے کہ **تقوی۔ عفت۔** پرہیزگاری اور تمام نیکیان جو اسوقت ہو رہی ہین یا آئندہ ہون گی وہ محض قرآن کریم ہی کی برکت اور پاک تعلیم کا نتیجہ ہین اور ان ہی سے نظام عالم قائم ہے

الغرض قرآن کریم ہی نے اس ظلم عظیم کی بنیاد کو کاٹا ہے چنانچہ فرمایا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ۔ یقیناً یقیناً کافر ہین وہ لوگ جن کا یہ دعوے ہے کہ اللہ وہی ہے جو مریم کا بیٹا مسیح ہے۔ اس دعوے کی تردید مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ۔ اور مسیح کا یہ قول ہے کہ اے اسرائیل کے فرزندو! اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اللہ! اللہ! قرآن کریم نے کیسی لطیف طرز سے اس لعنتی عقیدہ کی تردید کی ہے ایک ایک لفظ اس کی جڑ کاٹنے کے لئے تیز تلوار ہے۔ مین اس وقت اس ترتیب پر جو اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے بحث نہین کرونگا بلکہ موٹے موٹے دلائل بیان کرونگا جو اس ترتیب مین رکھے ہوئے ہین۔

سب سے پہلی دلیل اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ آیت کے اس حصہ ہی کی ترتیب پر نگاہ کرو پہلے ل تاکید کا پھر قد کے ساتھ اس تاکید اور بھی موکد کیا گیا ہے یعنی یقیناً یقیناً یہ کافرون کا قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے اس مین الوہیت مسیح کا ابطال یون فرمایا کہ یہ قول تو کفار کا اپنا قول ہے مسیح ابن مریم کا نہین۔ مدعی سست گواہ چست۔ اگر مسیح واقعی خدا یا ابن خدا تھا تو یہ اس کا فرض ہونا چاہیئے تھا کہ وہ ایسا دعوی خود کرتا حالانکہ یوحنا کی انجیل کے ۵ باب آیت ۱۱ مین اس کے صریح خلاف ہے۔ غرض قرآن کریم کی یہ زبردست دلیل ہے جس کا نقض کسی نے نہین کیا مین پھر اس دلیل کو بیان کر دیتا ہون کہ تا بخوبی سمجھ مین آجاوے قرآن فرماتا ہے کہ حق تو یہ تھا کہ مسیح کا اپنا قول ہوتا اسوقت قرآن مسیح کی بریت کرتا ہو کہ یہ قول غلط ہے مگر یہان قرآن نے کہا کہ کافر کہتے ہین کافر کے لفظ مین خود دلیل ہے۔ کافر وہ ہو کہ جس پر اللہ کی حجت و دلائل بینہ سے پوری ہو جاوے اور اس پر بھی وہ بےایمانی پر اڑا رہے۔ اور سچائی کے ڈھانپنے والا ہو

اسمین صاف اشارہ ہے کہ باوجودیکہ توراۃ کے سارے نبی اور خود مسیح بھی صاف طور پر خدا کی تجتین پوری کر چکے لیکن ناعاقبت اندیش سیاہ کارون نے اسپر بھی نہ مانا اور یہ گندی بدعت نکالی پھر **دوسری دلیل** یہ دی کہ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ اور مسیح نے کہا کہ اسرائیل کے فرزندون اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا ربّ ہے اب اسپر غور کرو۔ کہ کیسی ابلغ ترتیب ہو سکتی تہا کہ مسیح علیہ السلام اعبدو اللہ ہی کہدیتے مگر یہیں نہ کہا کہ رَبِّي وَرَبَّكُمْ اس میں یہ تعلیم ہے کہ خدا کی ربوبیت نے جو جامہ انسانیت تمہین پہنایا ہے وہی مجہے پہنایا گیا مسیح یہ کہکر اپنے آپ کو انسانیت کی یکسان سطح پر اتارتا ہے۔ اب یہ کیسی صاف اور روشن دلیل ہے اسبات پر کہ **مسیح خدا نہین بلکہ ایک بندہ ہے** یاد رکہو دنیا کی تمام قومین اسبات پر متفق ہین اور وہ ہرگز انکار نہین کر سکتی ہین کہ عقیدہ کی بنا نصوص صریحہ قطعیہ پر ہوتی ہے اور وہ شکی محتمل یا توہم پر مبنی نہین ہو سکتا اب دیکھو ایک طرف مسیح دہائی دیکر کہتا ہے کہ اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور دوسری طرف عیسائی ہین کہ اسے خدا بنا رہے ہین پھر **تیسری دلیل** اسپر یہ ہے اِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ یعنی مسیح کہتے ہیں کہ جو اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتا ہے وہ جہنم مین گرایا جاتا ہے اور اسپر جنت حرام کیجاتی ہے تو کیا خود خدا بنکر وہ جنت کا وارث ہو سکتا ہے عیسائی کسقدر توہین کرتے ہین حضرت مسیح کی جبکہ وہ انکو باوجود اقرار ضعف و ناتوانی الوہیت کی کرسی پر بٹہاتے ہین۔ ایک غور کرنیوالی فطرت کا انسان قرآن کریم کی اس معجزانہ ترتیب سے لطف لے سکتا ہے کہ کسطرح پر وہ الوہیت مسیح کی تردید کرتا ہے۔ پہلے اس عقیدہ کو کافری کا قول قرار دیتا ہے پہر خود حضرت مسیح کے اپنے اس قول سے اللہ کی عبادت کرو رد کرتا ہے اور پہر اس تردید کو اور بھی مضبوط اور مستحکم کرتا ہے یہ کہکر ربّی و ربکم اور پھر شرک کی بنیاد یون کاٹی ہے کہ مسیح کی بناوٹ افعال۔ حرکات و اطوار مین غرض کسی حالتمین ربوبیت نے نیا جامہ اُسکو نہین پہنایا قسم ہو رب العزۃ کی کہ موحد کی جان سجدہ کرا اٹہتی ہے جب وہ اس ترتیب پر ایک غور کن دل لیکر نگاہ کرتا ہے۔ خدا الفرت کرے اور برکات نازل کرے اس کتاب بزرگ پر جس نے شرک کی جڑ کاٹی ہے۔ اب یہ بڑا بھاری قرض تیرہ سو برس سے نصاریٰ کی گردن پر چلا آتا ہے جب سے قرآن شریف کی بزرگ وحی ہوئی ہے قرآن شریف زرین الفاظ مین دعوے کرتا ہے کہ مسیح کی الوہیت کی کوئی دلیل دو۔ اور کچہ نہیں تو کم از کم اس کے اپنے الفاظ مین دعوی ہی بتا دو مگر مردہ پرست نصرانی ہمیشہ اس سے تہیدست اور عاری نکلے ہیں۔

پہر قرآن شریف اس سلسلہ مین تثلیث کے مسئلہ کو لیکر اس کی تردید کرتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ یقیناً کافر ہین وہ لوگ (کوئی ریب ہی نہین کسقدر یقین ہے اس سینہ مین جسپر یہ وحی نازل ہوتی ہے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ) مین سچ کہتا ہون اور شرح صدر اور ذوق کے ساتھ کہتا ہون کہ خدا تعالے اکے بعد کس قدر عزت اور تعظیم کے قابل ہے وہ رسول جسپر یہ وحی اتری۔ الفاظ مین کیسی قوت اور شوکت ہے کہ صرف کفر ہی صبر نہیں کیا۔ لقد مین۔ ل۔ تاکید کا پہر قد بہی ہی بولی مین الفاظ نہین کہ اس زور بیان کو ادا کر سکین) جو تثلیث کے قائل ہین یعنے باپ بیٹا روح القدس تینون مین ایک اور ایک مین تینون۔ باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق روح القدس قادر مطلق۔ مگر تینون قادر نہین۔ ایک **قادر مطلق** یہ عجیب قسم کا گورکہدہندا جو عیسائی پیش کرتے ہین اس کی تردید قرآن شریف یہ کہکر فرماتا ہے کہ لقد کفر الذین یعنی تمام انبیاء علیہم السلام ایک قادر مطلق لم یلد ولم یولد رب الافواج کیطرف دعوت کرتے آئے ہین یہ صرف کافرون ہی کا قول ہے ورنہ تمام انبیاء کی اجتماعی تعلیم تو یہی ہے کہ مَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ یعنی ایک ہی معبود ہے اور پہر یہ بھی فرمایا کہ اگر باز نہین آئینگے تو یاد رکھو کہ ان کافرون کو جو ایسے دعوون سے عذاب الیم ہوگا۔ (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

اس ہفتہ کا اخبار اس مضمون کی وجہ سے جو الحکم کے پہلے ہی صفحہ سے شروع ہوتا ہے۔ بہت دیر سے شایع ہوتا ہے اور چونکہ دوسرے اخبار کی اشاعت کا وقت بھی قریب ہی آگیا تہا اور حجم بھی بڑھگیا تہا اس لئے اس نمبر کو نمبر ۱۳ و ۱۴ کا مجموعہ قرار دیا جاتا ہے اور ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کا کوئی الگ اخبار شایع نہ کیا جاویگا امید ہے کہ ناظرین ہماری اس مجبوری پر ہمین معذور سمجہینگے اور معاف فرماوینگے۔

بالکل طیار ہوگیا

ازالۂ اوہام کی پہلی جلد چہپکر بالکل طیار ہوگئی اور چند روز مین سلائی وغیرہ ہوکر روانہ کرنے کے قابل ہوجائیگی اس لئے خریداران کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جنہوں نے پہلے درخواستین بھیجی تہین وہ پھر تجدید کردین قیمت مع محصولڈاک وی پی۔ کمیشن عہ علاوہ محصول ۱۲ آنے ہے یہ صرف پہلی جلد کی قیمت ہے۔ تمام درخواستین دفتر الحکم یا حکیم فضلدین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس کے نام آنی چاہئین +

عسل مصفےٰ

مولفۂ جناب میرزا خدابخش صاحب ابوالعطا حضرۃ اقدس مسیح موعود کی دعاوی کی تصدیق مین اور معترضون کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۴۴۸ صفحہ کی کتاب قادیان مین قاضی ضیاءالدین صاحب اور مالیر کوٹلہ مین مولوی حکیم محمد زمان صاحب سے ۲ قیمت کو علاوہ محصولڈاک ملتی ہے۔ جلد خریدو خریداری بہت ہے +

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلے کیلئے دیکھو نمبر ۱۱ جلد ۶ مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

یہ کیسی بدیہی اور صاف بات ہے کہ ایک طبیب اگر ناقابل علاج مریضون کو اچھا کردے تو اس کو طبیب حاذق ماننا پڑیگا اور جو اسپر بھی اس کی حذاقت کا اقرار نکرے اس کو بجز احمق اور نادان کے اور کیا کہینگے۔ اسیطرح پر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لاکھون مریضان گناہ کو اچھا کیا حال آنکہ ان مریضون مین سے ہرایک بجائے خود ہزارہا قسم کی روحانی بیماریونکا مجموعہ اور مریض تہا جیسے کوئی بیمار کہے کہ سر درد بھی ہے۔ نزول ہے استسقے ہے وجع المفاصل ہے طحال ہے وغیرہ وغیرہ تو جو طبیب ایسے مریض کا علاج کرتا ہے اور اسکو تندرست بنادیتا ہے اسکی تشخیص اور علاج کو صحیح اور حکمی ماننے کے سوا چارہ نہین ہے ایسا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنکو اچھا کیا انمین ہزارون روحانی امراض تھے جس جس قدر ان کی کمزوریون اور گناہ کی حالتون کا تصور کرکے پھر انکی اسلامی حالت مین تغیر اور تبدیلی کو ہم دیکھتے ہین اسی قدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور قوت قدسی کا اقرار کرنا پڑتا ہے ضد اور تعصب ایک الگ مرض ہے جو اپنی تاریکی کی وجہ سے سچائی کے نور کو دیکھنے کی قوت کو سلب کردیتا ہے لیکن اگر کوئی دل انصاف سے خالی نہیں اور کوئی سر عقل صحیح سے حصہ رکھنے والا ہے تو اس کو صاف اقرار کرنا پڑے گا کہ آپ سے بڑھکر عظیم الشان پاکیزگی کی تبدیلی کرادینے والا انسان دنیا مین نہین گذرا۔ اللھم صل علی محمد و آلہ

اب بالمقابل ہم پوچھتے ہین کہ مسیح نے کس کا علاج کیا؟ انہون نے اپنی روحانیت اور عقد ہمت اور قوت قدسی کا کیا کرشمہ دکھلایا؟

زبانی باتین بنانے سے تو کچھ فائدہ نہین جب تک عملی رنگ مین ان کا نمونہ نہ دکھایا جاوے جبکہ اسقدر مبالغہ انکی شان مین کیا گیا ہو کہ باین ضعف و ناتوانی ان کو خدائی کا منصب دیدیا گیا ہے تو چاہیئے تو یہ تہا کہ انکی عام رحمت اپنا اثر دکھاتی اور اقتداری قوت کوئی نیا نمونہ پیش کرتی کہ گناہ کی زندگی پر دنیا مین موت آجاتی اور فرشتون کی زندگی بسر کرنیوالون سے دنیا معمور ہو جاتی؟ مگر یہ کیا ہو گیا کہ چند خاص آدمی بہی جو آپ کی صحبت مین ہمیشہ رہتے تھے درست نہو سکے؟

عیسائی اپنے خدا الیسوع کا مقابلہ تو انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کرنے بیٹھ جاتے ہین مگر تعجب ہے کہ انہین شرم نہین آتی کہ وہ اس طرز پر کبھی ایک قدم بھی چلنا گوارا نہیں کرتے اور اس طریق پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکا مقابلہ کرین تو انہین معلوم ہو جاوے۔

یاد رکھو کہ نبی تخلقوا باخلاق اللہ ثابت کرنے کے لئے آتے ہین اور وہ اپنی عملی حالت سے دکہا دیتے ہین کہ وہ اخلاق اللہ کا پورا نمونہ ہین اور یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا مین جسقدر اشیا خدا تعالے نے پیدا کی ہین وہ سب کی سب کسی نہ کسی پہلو سے انسان کے لئے مفید ہین۔ جیسے درخت بنایا ہے۔ اس کے پتے اسکا سایہ اس کی چھال۔ اس کی لکڑی۔ اس کا پہل غرض اس کے سارے حصے کسی نہ کسی رنگ مین فائدہ بخش ہین سورج کی روشنی سے انسان بہت سے فائدے حاصل کرتا ہے اور اسیطرح پر تمام چیزین ہین جو انسان کے لئے مفید اور نفع رسان ہین مگر ہمکو عیسائیون کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ انہون نے ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا بھی قرار دیا مگر اس کا کوئی فائدہ دنیا پر ثابت نہین کر سکتے اور کوئی اسکی مقتدرانہ تجلی کا نمونہ انکے ہاتھ مین نظر نہین آتا۔ چاہیئے تو یہ تہا کہ۔۔۔ ان کا ابن اللہ اگر بیدا نتواند سپہر تمام گشتہ کا مصداق ہوتا مگر جب اس کی سوانحعمری پر غور کرتے ہین تو افسوس کیساتہ کہنا پڑتا ہے کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا نری خودکشی اور دوسرونکی مصیبت کو دیکہکر اپنی جان پہ کھیل جانا یہ کیا دانشمندی اور مصلحت ہے اور اس سے ان مصیبت زدون کو کیا فائدہ!

انصاف اور ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین مسیح کو بالکل ناکامیاب ماننا پڑتا ہے کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قسم کا موقع ملا ہے مسیح کو نہین ملا ہے اور یہ انکی بدقسمتی ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح کو کامل نمونہ ہم کہہ ہی نہیں سکتے۔ انسان کے ایمان کی تکمیل کے دو پہلو ہوتے ہین۔ اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ جب وہ مصائب کا تختہ مشق ہو اسوقت خدا تعالے سے وہ کیسا تعلق رکھتا ہے؟ کیا وہ صدق اخلاص۔ استقلال۔ اور سچی وفاداری کے ساتھ ان مصائب پر بھی انشراح صدر سے اللہ تعالے کی رضا کو تسلیم کرتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے یا شکوہ و شکایت کرتا ہے اور دوسرے جب اس کو عروج حاصل ہو اور اقبال اور فروغ ملے تو کیا اس اقتدار اور اقبال کی حالت مین وہ خدا تعالی کو بہول جاتا ہے اور اس کی حالت مین کوئی قابل اعتراض تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے یا اسیطرح خدا سے تعلق رکہتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے اور اپنے دشمنون کو عفو کرتا اور ان پر احسان کرکے اپنی عالی ظرفی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیتا ہے؟ مثلاً ایک شخص کو کسی نے سخت مارا ہے اگر وہ اسپر قادر ہی نہین ہوا کہ اسکو سزا دے سکے اور اپنا انتقام لے بہی وہ کہے کہ دیکھو میں نے اس کو کچھ بھی نہین کہا تو یہ بات اخلاق مین داخل نہین ہو سکتی اور وہ اسکا نام بردباری اور تحمل نہین رکہہ سکتے کیون کہ اُسے قدرت ہی حاصل نہین ہوئی۔ بلکہ ایسی حالت ہے کہ گالی کے عوض بہی رو پڑے تو یہ تو مستور بی بی از بے چادری کا معاملہ ہے اس کو اخلاق اور بردباری سے کیا تعلق!!!

مسیح کے اخلاق کا نمونہ اسی قسم کا ہو
اگر انہین کوئی اقتداری قوت ملتی اور اپنے
دشمنون سے انتقام لینے کی توفیق انہین
ہوتی۔ پھر اگر وہ اپنے دشمنون سے پیار کرتے
اور ان کی خطائین بخش دیتے تو بیشک ہم
تسلیم کر لیتے کہ ہان انہون نے اپنے اخلاق
فاضلہ کا نمونہ دکھایا لیکن جب یہ موقع ہی
ان کو نہین ملا تو پھر اخلاق کا نمونہ ٹھہرانا
صریح بیحیائی ہے جب تک دونون پہلو نہون
خلق کا ثبوت نہین ہو سکتا اب مقابلہ مین
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب
مکہ والون نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس
تک ہر قسم کی تکلیفین آپکو پہنچاتے رہے
آپکے صحابہ کو سخت تکلیفین دین
جنکے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے
اسوقت جیسے صبر اور برداشت سے
آپنے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب
خدا تعالےٰ کے حکم سے آپنے ہجرت
کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اسوقت
ان تکالیف اور مصائب اور سختیون کا
خیال کر کے جو مکہ والون نے تیرہ سال
تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تہین
آپکو حق پہونچتا تہا کہ قتل عام کر کے مکہ والون
کو تباہ کر دیتے اور اس قتل مین کوئی
مخالف بھی آپ پر اعتراض نہین کر سکتا
تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ
واجب القتل ہو چکے تھے اس لئے
اگر آپ مین قوت غضبی ہوتی تو وہ بڑا
عجیب موقعہ انتقام کا تھا کہ وہ سب
گرفتار ہو چکے تہے مگر آپنے کیا کیا؟
آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور
کہا لا تثریب علیکم الیوم
یہ چھوٹی سی بات نہین ہے مکہ کی
مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو
دیکھو کر قوت و طاقت کے ہوتے
ہوئے کس طرح پر اپنے جانستان
دشمنون کو معاف کیا جاتا ہے یہ
ہے نمونہ آپکے اخلاق فاضلہ کا
جسکی نظیر دنیا مین پائی نہین جاتی

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مکہ
والون نے آپ کی نری تکذیب نہیں کی
تہی۔ نری تکذیب سے جو محض سادگی
کی بنا پر ہوتی ہے اس دنیا مین اللہ
تعالےٰ سزا نہین دیتا ہے لیکن جب
مکذب شرافت اور انسانیت کے
حدود سے نکل کر بیحیائی اور دریدہ دہنی
سے اعتراض کرتا ہے اور اعتراضون ہی
کی حد تک نہین رہتا بلکہ ہر قسم کی ایذادہی
اور تکلیف رسانی کے منصوبے کرتا ہے
اور پھر اس کو حد تک پہونچاتا ہے تو اللہ
تعالےٰ کی غیرت جوش مین آتی ہے اور
اپنے مامور و مرسل کے لئے وہ ان
ظالمون کو ہلاک کر دیتا ہے جیسے نوح
کی قوم کو ہلاک کیا۔ یا لوط کی قوم کو اس
قسم کے عذاب ہمیشہ ان شرارتون اور
مظالم کیوجہ سے آتے ہین جو خدا کے مامورون
اور ان کی جماعت پر کئے جاتے ہین ورنہ
نری تکذیب کی سزا اس عالم مین نہین
دیجاتی اس کا معاملہ خدا کے ساتھ
ہے اور اس نے ایک اور عالم عذاب
کے لئے رکھا ہے۔ عذاب جو آتے ہین
وہ تکذیب کو ایذا کے درجے تک پہنچانے
سے آتے ہین۔ اور تکذیب کو استہزا
اور ٹھٹھے کے رنگ مین کر دینے سے آتی
ہین اگر نرمی اور شرافت سے یہ کہا
جاوے کہ مین نے اس معاملہ کو سمجھا
نہیں اس لئے مجھے اسکے ماننے مین تامل ہے
تو یہ انکار عذاب کو کھینچ لانیوالا نہیں
ہے کیونکہ یہ تو صرف سادگی اور کمی علم کی
وجہ ہے مین سچ کہتا ہون کہ اگر نوح
کی قوم کا اعتراض شریفانہ رنگ مین
ہوتا تو اللہ تعالےٰ نہ پکڑتا ساری
قومین اپنی کرتوتون کی پاداش مین سزا
پاتی ہین خدا تعالےٰ نے تو یہانتک
بھی فرمایا ہے کہ جو لوگ قرآن سننے کے
لئے آتے ہین ان کو امن کی جگہ تک
پہونچا دیا جاوے خواہ وہ مخالف اور منکر
ہی ہون اس لئے کہ اسلام مین جبر اور

اکراہ نہین جیسے فرمایا لا اکراہ فی الدین
لیکن اگر کوئی قتل کرے گا یا قتل
کے منصوبے کریگا اور شرارتین اور ایذا
رسانی کی سعی کرتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ سزا
پاوے قاعدہ کی بات ہے کہ مجرمانہ حرکات
پر ہر ایک پکڑا جاتا ہے۔ پس مکہ والے
بھی اپنی شرارتون اور مجرمانہ حرکات کے
باعث اس قابل تھے کہ ان کو سخت سزائین
دیجاتین اور ان کے وجود سے اس ارض
مقدس اور اس کے گرد و نواح کو صاف
کر دیا جاتا مگر یہ رحمۃ للعالمین اور انک
لعلی خلق عظیم کا مصداق۔ آپنے واجب القتل
دشمنوںکو بھی پوری قوت اور مقدرت کے ہوتے
ہوئے کہتا ہے لا تثریب علیکم الیوم
اب پادری ہمین بتائین کہ مسیح کے اس
خلق کو ہم کہان ڈھونڈین؟ ان کی زندگی
مین آپکا نمونہ کہان سے لائین؟ جبکہ وہ ان
کے عقیدے کے موافق مارین ہی کہاتا
رہا۔ اور جسکو سر رکھنے کی جگہ بھی نہ ملی (اگرچہ
ہمارا یہ عقیدہ نہین ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کے
ایک نبی اور مامور کی نسبت یہ گمان کرین کہ
وہ ایسا ذلیل اور مفلوک الحال تہا) انسان
کا سب سے بڑا نشان اسکا خلق ہے لیکن ایک
گال پر طمانچہ کہاکر دوسری پھیر دینے
کی تعلیم دینیوالے معلم کی عملی حالت
مین اس خلق کا ہمین کوئی پتہ نہیں لگتا۔
دوسرون کو کہتا ہے کہ گالی نہ دو مگر
یہودیون کے مقدس فریسیون اور فقیہون
کو حرامکار۔ سانپ اور سانپ کے بچے
آپ ہی کہتا ہے۔ یہودیون مین بالمقابل
اخلاق پائے جاتے ہین وہ اسے نیک
استاد کہکر پکارتے ہین اور یہ ان کو حرامکار
کہتے ہین اور کتون اور سورون سے تشبیہ
دیتے ہین باوجودیکہ وہ فقیہہ اور فریسی
نرم نرم الفاظ مین کچھ پوچھتے ہین اور
وہ دنیوی وجاہت کے لحاظ سے بھی رومی
گورنمنٹ مین کرسی نشین تہے ان کے مقابلہ
مین ان کے سوالون کا جواب تو بہت
ہی نرمی سے دینا چاہیئے تہا اور خوب انکو

سمجھانا چاہیے تھا حالانکہ یہ بجائے سمجھانے کے گالی پر گالی دیتے چلے جاتے ہین کیا اسی کا نام اخلاق ہے۔ مین بار بار کہتا ہون کہ اگر قرآن شریف نہوتا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ آئے ہوتے تو مسیح کی خدائی اور نبوت تو ایک طرف شاید کوئی دانشمند ان کو کوئی عالی خیال اور وسیع الاخلاق انسان ماننے مین بھی تامل کرتا یہ قرآن شریف کا اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا احسان عام ہے تمام نبیون پر اور خصوصاً مسیح پر کہ اس نے انکی نبوت کا ثبوت خود دیا۔

پھر ایک اور پہلو سے بھی مسیح کی خدائی کی پڑتال کرنی چاہیئے کہ اخلاقی حالت تو خیر یہ تھی ہی کہ یہود کے معزز بزرگون کو آپ گالیان دیتے تھے۔ لیکن جب ایک وقت قابو آ گئے تو اسقدر دعا کی جس کی کوئی حد نہیں مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ وہ ساری رات کی دعا عیسائیون کے عقیدے کے موافق بالکل رد ہو گئی اور اس کا کوئی بھی نتیجہ نہ ہوا۔ اگرچہ خدا کی شان کے ہی یہ خلاف تھا کہ وہ دعا کرتے چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنی اقتداری قوت کا کوئی کرشمہ اسوقت دکھا دیتے جس سے بچارے یہود اقرار اور تسلیم کے سوا کوئی چارہ ہی نہ دیکھتے مگر یہان الٹا اثر ہو رہا ہے اور

او خود گم است کرا رہبری کند

کا معاملہ نظر آتا ہے دعائین کرتے ہین چیختے ہین چلاتے ہین مگر افسوس وہ دعا سنی نہین جاتی اور موت کا پیالہ جو صلیب کی لعنت کی زہر سے لبریز ہے نہیں ٹلتا۔ اب کوئی اس خدا سے کیا پائیگا جو خود مانگتا ہے اور اسے دیا نہیں جاتا۔ ایک طرف تو خود تعلیم دیتا ہے کہ جو مانگو سو لیگا دوسری طرف خود اپنی ناکامی اور نامرادی کا نمونہ دکھاتا ہے

اب انصاف سے ہمین کوئی بتائے کہ کسی پادری کو کیا تسلی اور اطمینان ایسے خدائے ناکام مین ملسکتا ہے!

غرض جس پہلو سے مسیح کا مقابلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باین دعوی خدائی کیا جاوے تو صاف نظر آتا ہے کہ مسیح کو آپ سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔

آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقدِ ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤن کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو مین چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہین کہ جن کو دیکھکر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اسکے دل مین بیجا ضد اور عداوت نہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپ تخلقوا باخلاق اللہ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہین لیکن جب جب کوئی مسیح کے حالات پر نظر کرتا ہے تو ایک دانشمند اور منصف مزاج انسان کو تامل ہوتا ہے کہ ایسے انسان کو جو مہذب اور شریفانہ باتون کا جواب گالی سے دیتا ہے نیک استاد کہنے والونکو سانپ اور سانپ کے بچے اور حرامکار کہتا ہے خدا تو ایکطرف نبی ہی تسلیم کرے۔

ان ساری باتون کے علاوہ یہود کو ایک اور عجیب مشکل در پیش تھی جنہین بظاہر وہ حق پر ہو سکتے ہین اور وہ یہ تھی کہ ملاکی نبی کی کتاب مین وہ پڑھ چکے تھے کہ مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا کا آسمان سے اترنا ضروری ہے جب تک وہ نہ آوے مسیح نہ آویگا اب ان کے سامنے کسی کی دوبارہ آنے کی نظیر موجود نہین اور ایلیا کا آسمان سے اترنا وہ اپنی کتابون مین پڑھتے آئے تھے انھون نے ایلیا کو آتے دیکھا نہین مسیح نے آنیکا دعوی کیا وہ تسلیم کرین تو کیونکر! مسیح نے جو فیصلہ ایلیا کے آنے کا کیا کہ وہ یوحنا کے رنگ مین آگیا۔ یہودیون کے پاس بظاہر آپ کے انکار کے لئے وجوہات تھین کیونکہ ان کو ایلیا کا وعدہ دیا گیا تھا نہ مثیل ایلیا کا اور اس سے پہلے کوئی واقعہ اس قسم کا ہوا نہ تھا اس لئے ان کو مسیح کا انکار کرنا پڑا۔

ایک یہودی کی کتاب میرے پاس موجود ہے اُس نے بڑے زور سے اس امر پر بحث کی ہے اور پھر اپیل کرتا ہے کہ بتاؤ ایسی صورت مین ہم کیا کرین بلکہ اس نے یہانتک لکھا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ ہمین اس کے متعلق بازپرس کریگا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کھول کر اس کے سامنے رکھدینگے۔

غرض ایک مشکل تو یہودیون کو یہ پیش آئی پھر دوسری مشکل یہ پیش آئی کہ مسیح مصلوب ہو گیا اور صلیب کی لعنت نے انکے کذب پر ایک اور رنگ چڑھا دیا کیونکہ وہ توریت مین پڑھ چکے تھے کہ جھوٹا نبی صلیب پہ لٹکایا جاتا ہے اور وہ ملعون ہوتا ہے پس انہون نے یہ خیال کیا کہ ایکطرف تو ایلیا آیا نہین اور یہ مسیح ہونیکا مدعی ہے اور ایلیا کے قصے پر جو فیصلہ دیتا ہے وہ بظاہر ملاکی نبی کی کتاب کے مخالف ہے اس لئے کاذب کی مخالفت اور خود مسیح کے طرز عمل اور سلوک نے یہودیون کو اور بھی برافروختہ کر دیا تھا۔ جب وہ ان کو حرامکار اور سانپ اور سانپ کے بچے کہکر پکارتے تھے پس انہون نے صلیب کے لئے کوشش کی اور جب صلیب پر چڑھا دیا تو ان کے پہلے خیال کو اور بھی مضبوطی ہو گئی کیونکہ انہون نے دیکھا کہ یہ صلیب پر لٹکایا جا کر لعنتی ہو گیا ہے اس لئے سچا نہین ہے۔

اب انہون نے یہ یقین کر لیا کہ جب یہ خود لعنتی ہو گیا تو دوسرون کا شفیع کیسے ہو سکتا ہے صلیب نے اس کے کاذب ہونے پر مہر لگا دی دو گواہون کے ساتھ انسان پھانسی پا سکتا ہے انہون نے اسوقت بھی کہا کہ اگر تو سچا ہے تو اتر آ مگر وہ اتر نہ سکا اس امر نے ان کو اور بدظن کر دیا۔

باقی آئندہ

ملفوظات احمدیہ

(ڈائری کا اقتباس)
ایڈیٹر کے اپنے الفاظ مین

معراج اور آسمان معراج مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کو مختلف آسمانون پر دیکہا ہے۔ حقیقت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے نبیون کا سلسلہ زمانی طور پر بتایا ہے سب سے اوپر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو ابوالانبیاء تھے دکہایا ہے اور دوسرے آسمان پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کو چونکہ حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی کا زمانہ مشترک تہا اس لئے انکو اکٹھے بٹھایا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرے درجے پر تھے اس لئے دوسرے آسمان پر ان کو دکہایا اور آدم کو پہلے آسمان پر دکہایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آدم تھے اسی لئے آپ کو پہلے آسمان پر دکہایا گیا

مذہب ایک سائنس ہے اسوقت خدا تعالےٰ نے مذہبی امور کو قصّو اور کہانی کے رنگ مین نہیں رکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے جبکہ ہر بات کو علمی رنگ مین ظاہر کیا جاتا ہے۔ مین اس لئے ہی بہیجا گیا ہون کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ مین ظاہر کرون۔

ذوالقرنین اور مسیح موعود یہ زمانہ چونکہ کشف حقائق کا زمانہ ہے اور خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق اور معارف مجھ پر کہول رہا ہے ذوالقرنین کے قصّے کیطرف جو میری توجہ ہوئی تو مجھے یہ سمجہایا گیا ہے کہ ذوالقرنین کے پیرایہ مین مسیح موعود ہی کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کا نام ذوالقرنین اس لئے رکہا ہے کہ قرن چونکہ صدی کو کہتے ہین اور مسیح موعود دو قرنون کو پائیگا اس لئے ذوالقرنین کہلائیگا چونکہ مین نے تیرھوین اور چودھوین صدی دونون پائی ہین اور اسیطرح پر دوسری صدیان ہندؤن اور عیسائیون کی بھی پائی ہین اس لحاظ سے تو ذوالقرنین ہے اور پھر اسی قصّہ مین اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ ذوالقرنین نے تین قومین پائین **اول** وہ جو غروب آفتاب کے پاس ہے اور کیچڑ مین ہے۔ اس سے مراد عیسائی قوم ہے جس کا آفتاب ڈوب گیا ہے یعنی شریعت حقّہ انکے پاس نہین رہی روحانیت مرگئی اور ایمان کی گرمی جاتی رہی ہے یہ ایک کیچڑ مین پہنسے ہوئے ہین

دوسری قوم وہ ہے جو آفتاب کے پاس ہے اور جہلسنے والی دھوپ ہے یہ مسلمانون کی موجودہ حالت ہے۔ آفتاب یعنی شریعت حقّہ انکے پاس موجود ہے مگر یہ لوگ اس سے فائدہ نہین اٹہاتے۔ کیونکہ فائدہ تو حکمت عملی سے اٹہایا جاتا ہے جیسے مثلاً روٹی پکانا۔ وہ گو آگ سے پکائی جاتی ہے لیکن جب تک اس کے مناسب حال انتظام اور تدبیر نہ کی جاوے وہ روٹی طیار نہین ہوسکتی۔

اسیطرح پر شریعت حقّہ سے کام لینا بھی ایک حکمت عملی کو چاہتا ہے پس مسلمانون نے اسوقت باوجودیکہ انکے پاس آفتاب اور اس کی روشنی موجود تھی اور ہے لیکن کام نہین لیا اور مفید صورت مین اسکو استعمال نہین کیا اور خدا کے جلال اور عظمت سے حصّہ نہین لیا۔

اور تیسری وہ قوم ہے جس نے اس سے فریاد کی کہ ہمکو یاجوج ماجوج سے بچا۔ یہ ہماری قوم ہے جو **مسیح موعود** کے پاس آئی اور اس نے اس سے استفادہ کرنا چاہا ہی

غرض آج ان قصون کا علمی رنگ ہے ہمارا ایمان ہے کہ یہ قصّہ پہلے بھی کسی رنگ مین گذرا ہے لیکن یہ سچی بات ہے کہ اس قصّہ مین واقعہ آئندہ کا بیان بھی بطور پیشگوئی تہا جو آج اس زمانہ مین پورا ہوگیا۔

ہدی اور حق هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ پر سوچتے سوچتے مجھے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اس مین دو لفظ ہدی اور حق کے رکھے ہین ہدی تو یہ ہے کہ اندر روشنی پیدا کرے متمیز ہو یہ گویا اندرونی اصلاح کی طرف اشارہ ہے جو مہدی کا کام ہے۔ اور حق کا لفظ اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ خارجی طور پر باطل کو شکست دیوے چنانچہ دوسری جگہ آیا ہے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور خود اس آیت مین بھی فرمایا ہے لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ یعنی اس رسول کی آمد کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حق کو غلبہ دیگا۔ یہ غلبہ تلوار اور تفنگ سے نہین ہوگا بلکہ وجوہ عقلیہ سے ہوگا یاد رکھو کہ پاک صاف عقل کا خاصہ ہے کہ وہ قصّو پر اکتفا نہین کرتی بلکہ اسرار کو کہینچ لاتی ہے اسواسطے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جنکو حکمت دیگئی ان کو خیر کثیر دی گئی ہے

انہ اوی القریہ آجکل ہمارے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ طاعون کی طرف زیادہ ہے اور چونکہ یہ لوگ عارف تر ہوتے ہین اس لئے خدا تعالےٰ کی غنا ذاتی سے خائف تر بہی ہوتے ہین عموماً سیر اور بعد شام طاعون پر کچھ نہ کچھ تقریر ہوجاتی ہے انہ اوی القریۃ کا جو الہام ایک عرصہ سے آنحضرت کو ہو چکا ہے اس کے متعلق فرمایا کہ مین اس کے معنے یقیناً یہی سمجھتا ہون کہ وہ افرا القری اور قیامت خیز نظارہ جو طاعون کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے اس سے اللہ تعالےٰ قادیان کو ضرور محفوظ رکھیگا اگرچہ یہ امر ممکن ہی ہو کہ کوئی کیس خدانخواستہ یہان ہوجائے مگر النادر کالمعدوم کے ضمن مین ہے تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور وعدہ کے موافق یقین ہے کہ وہ ہمین تشویش اور سخت اضطراب سے ضرور محفوظ رکھے گا۔

جنت الفردوس

[یہ ایک خطبہ کا مضمون ہے جو ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہمارے محسن و مخدوم مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا اور ایڈیٹر الحکم نے اپنے الفاظ میں ناظرین الحکم کے فائدے کے لئے لکھا۔]

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کو اس کے بدلے مین فردوس کے باغ ملتے ہین اور یہ انعام بطور ان کی مہمانی کے ہوگا

جیسے کوئی شخص کسی میزبان اپنے پیارے مہربان دوست کے پاس مہمان ہوتا ہے وہ اسوقت اس کے آنے پر کچھ چیزین اس کے سامنے پیش کرتا ہے اور پہر لائق مہمانی طیار کرتا ہے اسیطرح پر اللہ تعالےٰ کیطرف سے ایسے مومنون اور نیک کام کرنیوالون کو پہلا تحفہ جنت الفردوس ملینگے اور وہ ایسی اچھی جگہ ہونگی کہ وہان سے نکلنا - اور کسی اور جگہ جانا وہ ہرگز پسند نکرینگے یہ آیت مینے اس لئے پڑھی ہے کہ مین اپنے دوستون کو یہ بتانا چاہتا ہون کہ جس چیز کا وعدہ اللہ تعالےٰ ایمان اور اعمال صالحہ پر کرتا ہے یہ نہ سمجھو کہ مرنے کے بعد ہی ہے نہین بلکہ اسی دنیا میں اس کی بنیاد پڑجاتی ہے اور فردوس کے باغ جن سے پہر نکلنے کو جی نہ چاہے وہ شروع تو اسی جگہ سے ہوجاتے ہین ہان دوسرے جہان مین کامل طور پر ملین گے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مین اللہ تعالےٰ بتاتا ہے کہ اس ایمان اور نیک کام مین بہشت رکہا گیا ہے جو خدا پر ایمان لاکر پہر اس ایمان کے حسب حال نیک کام کرے اسے اسی جہان مین جنت الفردوس ملجاتا ہے فردوس کے معنے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام یہ کیا کرتے ہین کہ جہان اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی اور دوست غمخوار و غمگسار نہو اور اس مقابلہ مین یہ سمجھنا چاہیے کہ جن لوگون مین ایمان نہیں اور اعمال صالحہ نہیں وہ اسی جہان مین نار دیکھتے ہین ہم شرح صدر سے اسبات پر ایمان لاتے ہین اور یقین رکہتے ہین کہ خدا کا یہ کلام سچ ہے اسی دنیا مین سچا ایمان اور اعمال صالحہ راحت سے بھرا ہوا فردوس دیتے ہین جس سے مومن یقین کرلیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے سچے ہین اور موت کے بعد بھی وہ وعدہ کیموافق جنت الفردوس عطا کریگا

یہ مسئلہ کہ اسی دنیا مین بہشت اور دوزخ کی زندگی کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اگرچہ یہ ایک باریک مسئلہ ہے لیکن مین ایک موٹی نظیر پیش کرتا ہون جسپر غور کرکے ہر ایک شخص اس کو سمجھنے کے قابل ہوسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص مانتا ہے کہ زنا کو خدا برا سمجھتا ہے اور وہ غیور خدا ہے اور من غیرتہٖ حرم الفواحش ما ظھر منھا وما بطن جو شخص سچے دل سے اسپر ایمان لاتا ہے اور پھر اس کے حسب حال وہ عملی طور پر...... بدکاریون اور بدنظریون سے بچتا ہے تو وہ اس آگ سے جسکو آتشک کہتے ہین اسی دنیا مین محفوظ رہتا ہے - اور بالمقابل وہ بیماری، جو بدکار زانی کو ہوتی ہے اس کا نام آتشک رکہا ہے یعنے چیزیکہ منسوب بہ آتش است جو لوگ اس بیماری سے واقف ہین وہ سمجھ سکتے ہین کہ یہ کسقدر خطرناک ہے سات پشت تک برابر چلی جاتی ہے مین نے خود اپنی آنکھ سے آتشک والے کی اولاد دیکھی ہے جب بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو وہ چھرنے کی طرح ہوتا ہے - بہت سے آتشک والون کو خطرناک جذام میں مبتلا دیکھا ہے اس نامراد مرض کے مریضونکو ایسی حالت مین دیکھا ہے کہ بدن زخمونسے چھلنی ہوگیا ہے جس سے پیپ اور لہو نکلتا ہے مین نے اپنے شہر مین ایک شخص کو ایسی حالت مین دیکھا کہ اس کے بدن سے پیپ بہتی تھی اور اس کے رشتہ دار اور عزیز اس سے دس دس قدم کے فاصلے پر رہتے کیونکہ وہ اس متعفن اور پیپ بہتے ہوئے زخمون کے پاس نہ آسکتے تھے آخر پانچ مہینے تک اسیطرح چیختے چلاتے ہوئے وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا مگر دیکھو کہ ایک صالح - صدیق جو خدا تعالےٰ کی محبت کو دیکھکر اس سے رُکتا ہے وہ اس آتشک سے بچ رہتا ہے

اسیطرح دیکھو کہ ایک شخص اپنے گھر مین بیٹھا ہوا ہے وہ بڑا راستباز ہے اس نے نہ کسی کا مال چرایا ہے نہ کسی کا قرضہ دبایا ہے اور نہ کسی سے اس نے کُچھ معاملہ کیا ہے وہ دیکھو اپنے گھر مین کیسے چین سے بیٹھا ہے لیکن جو چوری کرکے آیا ہے یا ڈاکہ مار کر اور کسی بیگناہ کا خون کرکے آیا ہے اسے ہر وقت کھٹکا اور دھڑکا لگا ہوا ہے اور ایکدم بھی وہ چین سے نہیں گذار سکتا یہی جہنم کی زندگی ہے

میرے دوستو! اللہ جل شانہٗ کا یہ انتظام حق ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ زمین اور آسمان اور ان کے مابین جو کچھ ہے وہ سب حق و حکمت سے بھرا ہوا ہے اور ایک ایک ذرہ خدا کی ذات پر گواہی دیتا ہے تمام چیزین انگلی بن بن کر خدا کیطرف رہنمائی کرتی ہین یقیناً سمجھو کہ اگر حقیقت اور نصرت کی تائید نہوتی تو راستبازی کو کوئی امتیاز نہوتا -

اس کو بڑہاتے جاؤ تو پھر یہ صاف سمجھ مین آجاویگا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کیسا سچا کلام ہے یعنے جو لوگ مومن ہوتے ہین اور پھر اس ایمان کے موافق اچھے عمل کرتے ہین ان کو اسی جہان مین ایسے باغ ملتے ہین جہان اللہ تعالےٰ ہی ان کا ہمنشین اور مونس اور غمگسار ہوتا ہے

مجھے زیادہ تر ضرورت تو اس آیت پر بولنے کی اس لئے ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک مرسل مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے پاک کلام مین مخاطب کرکے یون فرماتا ہے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ اور

اور لولا الاکرام لھلک المقام یعنے میری
قہر کی آگ اور غضب کی تلوار سارے
جہان پر چل رہی ہے اور طاعون خطرناک
شکاری کیطرح آدم کی نسل کو شکار کر رہی
ہے اور ایک نمونہ قیامت کا برپا ہے اس
قیامت مین بہائی بہائی سے اور بیوی خاوند
سے الگ ہو رہی ہے۔ آدمیون کی لاشون
کو اسطرح پر گڑہے مین ڈالتے ہین جیسے
مہتر کسی مرے ہوئے مویشی کو اُٹہا کر لیجاتی
ہین ایسی رستخیز مین اللہ تعالے فرماتا ہے
انہ اوی القریۃ کہ اس گاؤن کو ہم نے
اپنی پناہ مین لے لیا ہے اور پھر فرماتا ہے
لولا الاکرام لھلک المقام یعنی اے
مسیح تو اور تیرا پاک سلسلہ اور مقدس کارخانہ
خدا کے نزدیک عزت کے قابل نہوتا تو
قادیان کی مخلوق بھی تباہ کر دی جاتی
مگر تیری عزت کے لحاظ سے اس کی بھی
عزت کیجاتی ہے۔

یہ باتین اللہ کی طرف بڑہنے اور اعمال حسنہ کے
لئے سچی ترغیبین ہین۔

اب دیکہو کہ کیسی جنت الفردوس ہے

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

(خدا کے صلوٰت اور برکات اسپر ہون)
ایک انسان ہے اور وہ لوگ جو طاعون مین
مبتلا ہوئے ہین وہ بھی آدم زاد اور بشر ہین
جو چیختے چلاتے ہین لیکن وہ کیا بات ہے
جبکہ ہفتہ وار اموات کی تعداد ۰۰ ہزار تک
پہنچ گئی ہے اور بازدہ شہرون مین ایک
قیامت کا میدان نظر آتا ہے۔ سیالکوٹ سے
ایک دوست کا خط آیا ہے کہ اب ماتم پرسی
بھی دور ہو گئی لوگ کتون اور چوہون کیطرح
مر رہے ہین اور اب کسی جگہ سے رونے چیخنے
کی آواز بھی نہین آتی یعنی اس شدت سے
بیماری پھیلی ہوئی ہے کہ رونا پیٹنا اور ماتم
پرسی کی رسم سب اُٹھ گئی غرض ایک طرف
آدمیون کے بیٹون پر یہ بلا اور دوسری
طرف ابن آدم کو یہ صدا آتی ہے

لولا الاکرام لھلک المقام

اب تباؤ ہمارے آقا مسیح کو خدا کے برگزیدہ
مسیح کو جنت الفردوس دی یا نہی؟ اور
اُس کے دامن پکڑنے والون کو ملی یا
نہ ملی؟ تم مین سے کوئی اگر کسی معزز آدمی
کے ساتھ دوستی کرے وہ کیسا خوش ہوتا ہے
کہ اسکا ایک معزز دوست ہے پھر اس کو
کسقدر خوش ہونا چاہئے جو رب العزۃ
پر سچا ایمان رکہتا ہو اور اس ایمان کے
موافق اعمال صالحہ بھی کرتا ہے کیا سچ
فرمایا ہے اللہ کریم نے ان الذین...
سبقت لھم منا الحسنیٰ! وہ لوگ
جن کے حق مین ہم وعدہ کر چکے ہین کہ وہ
ہمارے راستباز بندے ہین وہ اس جلتے
تنور سے بالکل الگ اور دور رہینگے وہ اس
کے جوش کی آواز کو نہ سنینگے بلکہ اپنے دل کی لذتو
مین مسرور آرام سے بسر کرینگے

مین پھر کہتا ہون اے دوستو عزیزو!
دیکھو کہ یہ خدا کا برگزیدہ مسیح اس تنور آتشین
کی لپٹ سے کسقدر دور اور محفوظ ہے
اور اس کے طفیل اور برکت سے وہ لوگ
بھی جو اس کے دامن کے سایہ مین پناہ گزین
ہین اس سے دور اور محفوظ ہین *

غرض جو سچے دل سے ایمان لائے اور
نیک عمل کرے اسی دنیا مین اللہ تعالیٰ
اسکو بہشت دیتا ہے اور آخرت مین اسے
اکمل بہشت عطا کریگا پس اس بنا پر وہ
تمام جو میری آواز سنتے ہین خوب سمجھ لین
کہ سچا ایمان پیدا کرو۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا

اب وقت ہے کہ نئے سرے سے ایمان
کی تجدید کرو یاد رکھو کہ اگر کھوٹا روپیہ پیسہ
یا نوٹ کوئی بچہ غلطی سے کھرا سمجھ لے
تو لے سکتا ہے مگر صرافون کے بازار مین
اس کی پردہ دری ہو جائیگی اسیطرح وہ
ایمان جس مین دغا۔ فریب اور اللہ تعالیٰ
کے حکمون کی نافرمانی ہے وہ کھوٹا روپیہ
ہے وہ کام نہین آسکتا بلکہ جیسے کھوٹے
روپیہ والا جعلی سکہ بنانیوالے کے جرم مین
ماخوذ ہوگا یہ بھی پکڑا جاویگا
پس اس سے بچو

یہ طاعون بعض کے لئے سعادت اور رحمت
کا نشان ہے اور اکثرون کے لئے ذلت اور
بدبختی کا۔ اللہ تعالے کے مسیح اور متوسلین کے
لئے برکت کا نشان ہے اور اس کے مخالفون
کے لئے ذلت اور بدبختی کا۔ جب سے طاعون
پھیلا ہے ہزارون آدمی اس پاک سلسلہ مین
داخل ہوئے ہین بعض وقت پچاس پچاس
اور بعض وقت سو سو آدمیون کے دستخطی
محضر نامہ شمولیت بیعت کے لئے آئے ہین

یہ ایک عجیب بات ہے اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف
سے نہوتا تو ایسے وقت مین لوگ ایمان نہ لاتے

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان
راحت کے وقت خدا کو بھول جاوے تو بھول جاوے
مگر تکلیف اور مصیبت کے وقت آخر اس کو خدا
کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے چنانچہ فرمایا ہے

واذا رکبوا فی الفلک الایۃ

اللہ تعالے نے یہ معیار رکہا ہوا ہے کہ جب
انسان دکھون اور سختیون مین مبتلا ہو جاتا
ہے اور اس کی امیدون کی تمام رسیان ٹوٹ جاتی ہین
اور کوئی امید کسی طرف کی باقی نہین رہتی
تو اس کی فطرت مین یہ بات رکھی ہوئی ہے
کہ وہ آخر خدا کیطرف توجہ کرتا ہے۔ مین اس
آیت سے سچی دلیل نکالتا ہون کہ اس افرا
تفری مین اگر یہ خدا کا مسیح خدا کیطرف سے
نہ آیا ہوتا تو چاہئے تھا کہ لوگ بڑھ بڑھ کر
تکفیر کرتے اور ضال مضل کہکر شور مچاتے
اور صوفیون اور مشایخون کی قدر کرتے
اور ان کی طرف رجوع لاتے مگر یہ عجیب معاملہ
ہے کہ اُدھر سے الگ ہو کر ادھر رجوع کرتے
ہین اور خدا کی اس پاک وحی کو سچا کر رہے
ہین جو قریباً آٹھ برس پہلے کی ہے

یا مسیح الخلق عدوانا

یہ بڑی عظیم الشان دلیل ہے کاش کوئی
خدا کے کلام مین سوچے۔

مین اللہ تعالیٰ کی قسم کہا کر اور اس نازک
مقام پر کھڑا ہو کر کہتا ہون کہ خدا تعالے کے
مسیح فرماتا ہے کہ آرام کے وقت خدا کو چھوڑ سکتے
ہین مگر سختی اور مصیبت مین آخر خدا ہی کی
طرف متوجہ ہوتے ہین بسطرح اس قیامت خیز

ہنگامہ میں اے مسیح موعود تیری طرف
لوگوں کا رجوع اور توجہ لاریب
تیری سچائی کی محکم دلیل ہے اور اس
لئے مبارک ہو تجھے اے مسیح کہ تو
سچا ہے اور جیسے خدا کے لئے یہ ایک
نشان ہے ویسے ہی تیری سچائی پر
یہ ایک روشن نشان ہے پھر تجھے
مبارک ہو کہ تیرا صدق کھل گیا۔
آخر میں ہمارے دوست پھر سمجھ لیں
کہ اگر آگ سے بچنا اور فردوس میں داخل
ہونا ہے تو ایمان اور اعمال صالحہ حسب
حال ایمان پیدا کرو۔ اندر ہی اندر سوچ
کر اور غور کر کے دیکھو کہ بچاؤ تو نہیں ہو کوئی
خیانت اور بددیانتی تو نہیں ہے اور تمہارا
دل یقین لا دے تو سمجھو کہ سچے مومن ہو
اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی زبان
کو خدا کے لئے کھولے اور ایسے اعمال
اختیار کرے جو خدا کی رضامندی کا موجب
ہوں نہ ہو کہ تمہارے قدم کسی بچائی
کے گھر جا ہیں خدا تمہارے ساتھ ہو اور
تم میں ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ تم خدا کے
مسیح کے دلائل بنجاؤ۔ آمین

شادی کی ضرورت

ہمارے اخبار کے پڑھنے والے شیخ
عبد الحق صاحب نومسلم کے نام سے
بخوبی واقف ہیں وہ بائیس تیس برس
کے ایک شریف نوجوان ہیں جنہوں نے
ایف۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا ہوا ہے
اور بی۔ اے۔ کے امتحان کا ارادہ
رکھتے ہیں بالفعل مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
میں ملازم ہیں وہ شادی کرنے کے خواہشمند
ہیں۔ جو صاحب اس معاملہ کے متعلق
کسی قسم کی خط و کتابت کرنا چاہیں انکے
نام سے کریں۔

ایک ضروری خط اور جواب

بعالی خدمت جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ القدیر
السلام و علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
بندہ ان دنوں میں چند اوہام میں
مبتلا ہے امید ہے کہ آنجناب ان کا ازالہ
فرما کر مخلصی عطا فرمادیں گے۔
حضرت اقدس نے اشتہار بعنوان
طاعون مارچ سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع کیا
تھا کہ جب وبائے طاعون کہا جانیوالی آگ کی
طرح کسی شہر میں اپنا منہ کرے تب اس شہر سے
جلد نکلو الخ مگر اب نئے اشتہار میں فرمایا ہے
کہ لوگ طاعون کے خوف سے اپنے اپنے شہروں
سے نہ نکلیں اور قادیان میں بھی نہ آئیں
کیونکہ یہ شرعاً ممنوع ہے ان دونوں میں اختلاف
اور تناقض ہے اور دوسرا حضرت نے لنگر خانہ
کی امداد کے لئے اشتہار شائع کیا ہے کہ جو
شخص لنگر کے مدد کے لئے چندہ نہیں دیگا
وہ بیعت سے خارج ہوا اور منافق ہے
یہ مسئلہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کس دلیل
سے وہ منافق ٹھہرایا گیا ہے خلاصہ
راقم عبد الغنی امرتسر کڑہ باگھ سنگھ
۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

میری طرف سے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
السلام و علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
کاش آپ ایک عرصہ یہاں رہتے یہ اعتراض
کتاب اور سنت کی ناواقفیت سے پیدا
ہوئے ہیں درحقیقت اگر کوئی شخص
مختلف قرائن اور وجدانیات کی بنا پر
ایک مامور کی حقیقت پر ایمان لے آئے اور
اس کی روح شرح صدر سے بول اٹھے
کہ وہ من جانب اللہ ہے تو اعتراضوں اور نکتہ
چینیوں اور وسوسوں کا مادہ ہی نابود ہو جاتا
ہے اگر خدا کے مسیح پر آپ ایمان لا چکے ہیں تو
ایسے وسائل کی تلاش کریں جن سے شرح
صدر پیدا ہو سکے اور پھر نزغ شیطان قلب پر
تسلط نہ پا سکے اور اگر آپ ہنوز تردد ہی میں ہیں
تو اعتراض کرنے سے قبل سوچ لیا کریں کہ ایسا
اعتراض کہیں خدا کی کتاب اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال پر تو نہیں پڑتا
خدا کے مامور کی کسی بات میں دوسری بات
سے اختلاف نہیں۔ ناسمجھی یا بغض کی آنکھ خدا
کی بزرگ کتاب قرآن کریم میں بھی تناقض اور
اختلاف پیدا کر لیتی ہے جس کا دعوی ہے ولو کان
من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا
کثیرا۔ چنانچہ ناپاک نصرانی اور ان کی ظالمانہ
کتابیں ایسی نکتہ چینیوں سے پر ہیں۔ جو
جواب قرآن کریم کی طرف سے دیا جاتا ہے وہی
بلا تفاوت سوئے ادھر سے بھی سمجھئے۔
(۱) خدا تعالے کے وعدے حفاظت کے
بجائے خود حق ہیں اور سلسلہ اسباب کی رعایت
رکھنا خدا کے امر کے موافق ہوتا ہے حضور سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا کے پاک
اور زبردست وعدے تھے کہ وہ دشمنوں پر
غالب آئینگے اور واللہ یعصمک من الناس وعدہ تھا
پھر مکہ معظمہ سے آپکا خفیہ نکل جانا اور مدینہ
طیبہ پہنچنا۔ اور دشمنوں کے مقابل ہتھیار
پکڑ کر لڑنا اور لشکر کے گرد خندق کھودنا اور
بیماری میں دوا کا استعمال کرنا اور پچھنے لگوانا
وغیرہ وغیرہ یہ سب امور جو اسباب کی رعایت
کی غرض سے ہیں خدا کے وعدوں پر اعتماد
و توکل کے منافی نہیں خود رسول کریم صلے اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ طاعون زدہ شہر
میں مت جاؤ اور جہاں جوش ہو جائے
وہاں سے مت نکلو ابتدا میں جب ایک آدھ
واردات ہو تو نکلنا قہر کی زمین سے نجات
ڈھونڈنا ہے اور درست ہے مگر جب خوب
پیدا ہو گیا تو پھر نکلنا دوسری غیر متاثرہ جگہ کو
کو ہلاک کرنا ہوتا ہے۔ باوجودیکہ خدا نے
وعدہ دیا انہ اوی القریۃ مگر آج اگر آپ